

حق حق حق

یا جمی هو

A.C.C. No.

162

1990

145
2-90

شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

مناقبِ حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند

حضورِ سید خواجہ معین الدین حسن بنجرى حشیشی اجمیری

شہنشاہِ ہندالوی شفاعتِ امرِ عطاءے رسول رضی اللہ عنہ

منظومہ

شاعرِ اہل سنت . محمد امان علی ثاقب صابری ہاشمی چٹوڑی

حق حق حق

شان غریب نواز رضی اللہ عنہ

ACC. No.
162

جمادی الآخر ۱۴۰۹ھ مطابق جنوری ۱۹۸۹ء

سین اشاعت

استاد الشعراء جناب خورشید حنیفی صاحب خورشید حیدر آبادی

بحسن نظر ثانی

محمد عبد الماجد

کتابت

ڈائمنڈ آفیسٹ پریس منڈی میر عالم

طباعت

فیمس بلاک سیکر منڈی میر عالم

ٹائٹیل بلاک سیکر

دو ہزار

تعداد طباعت

دس روپے

ہدیہ

شاعر و ناشر کا پتہ

ثاقب صابری مکان نمبر 22-8-467

عقب مسجد یک خانہ روبرو دیوڑھی باقر نواز جنگ

پرائی حویلی فون نمبر 526919

شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

منظوم نذرانہ عقیدت
بشکل سرپرستی

بادشاہ دو جہاں محمد و عبداللہ علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح

سلطان الاولیاء قطب عالم اغیاث العبد رضی اللہ عنہ

محسن اجازت جانشین حضور قطب العرفان ایق سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب ختم اللہ
پیشکش

شاعر اہلسنت محمد امان علی ثاقب صاحبی ہاشمی رضی اللہ عنہ خاتماہ صابریہ عارف نگر

بہ انانت

محمد سلطان احمد صاحبی

حق حق حق

شاءِ شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے دیگر مجموعہ کلام جو طباعت کے لیے تیار ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عرفان الاولیاء :- بشمول چار جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم چاروں خلفاء راشدین، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ایک صد و تیس سے زیادہ جلیل القدر پیرانِ عظام و اولیاء کرام رحمہم اللہ جمعین کی منقبتوں کا مجموعہ

۲۔ نغماتِ عرفان :- نعتوں، منقبتوں، اور عارفانہ غزلیات کا مجموعہ۔

۳۔ گلہ ستہ مدحت :- حیدر آباد علاقہ سے وابستہ جلیل القدر نتجہ ایک صد سے زائد شخصیتوں بشمول علماء، مشائخین، قائدین، ادباء، شعراء، ماہرینِ تعلیم، ماہرینِ طبابت، ماہرینِ قانون اور اربابِ صحافت و سیاست نیز سماجی و عوامی قائدین کا منظوم تعارف

۴۔ شانِ محمد و مہمِ پاک رضی اللہ عنہ :- بادشاہِ دو جہاں حضورِ محمد و علماء الدین علی احمد

صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطبِ عالم اغیاث الہند رضی اللہ عنہ کا منظوم منقبت نامہ

۵۔ فیضانِ عرفان :- حضورِ پیر و مرشد الحاج سید شاہ خواجہ قطب الدین احمد صاحب قادری

صابری عارفی ہاشمی المتخاطب شاہ قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی منظومہ شکل

اور ان کی مدحت میں منقبتوں کا جدید و اضافہ شدہ مجموعہ۔

ترتیب شانِ غریب نواز

۴

تفصیل مجموعہ جات زیر طباعت

۵ تا ۷

ترتیب [فہرست مضامین]

۸

انتساب

۹ تا ۱۳

نذرانہ عقیدت

۱۴ رائے عالی قدر فضیلت آب دیوان جی صادات برکاتہم العالیہ

درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

۱۵ تا ۱۷ تقریظ از حضرت صاحبزادہ سید شاہ فضل المتین صاحبِ حجتی

گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

۱۸

۱۸ رائے عالی قدر عالیجناب ڈاکٹر فضل الرحمن صاحبِ حجتی

گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

۱۹ تا ۲۰ تقریظ از سراج العلماء حضرت مولانا جلال الدین حسامی کامل

سرپرست امارت شرعیہ آندھرا پردیش

تعارف و تبصرہ از جناب افتخار الصوفیا حضرت سید شاہ اعظم علی صوفی صاحب

۲۱ تا ۲۲

قادری یم کام

- ۲۳ رائے عالیجناب محترم المقام المہاج مرزا شکور بیگ صاحب مرزا
منظوم تمنائے محی قادی نقشبندی
- ۲۴
- ۲۵ جام وحدت پلادیا تو نے [حاصل]
- ۲۶ ہر زمانے نے دی ہے گواہی کوئی محبوب تم سا نہیں ہے [نعت]
- ۳۰ ہیں مرے دل کے کیس عرش پہ بایں والے [نعت]
- ۲۲ توئی مشکل کشا معین الدین [مخدوم صاحب پاک]
کر رہا ہے وہ نظار خواجہ اجیر کا
- ۳۴ کہہ دل پھر بھرے بہار ہے اجیر کے خواجہ
- ۲۵ کرتے ہے شہنشاہی تربت مرے خواجہ کی
- ۳۶ غریب ہوں مری لیجئے خبر غریب نواز
خطہ ہند میں کاشانہ بخت دیکھو
- ۲۸ یہ غریبوں کا داتا ہے سلطان ہے
- ۳۹ جانشین نبی خواجہ خواجہ ابرگاہ
- ۴۰ یہ خواجہ کا در اور ہم اللہ اللہ
- ۴۱ اک نگاہ کرم خواجہ خواجہ ابرگاہ
- ۴۲ سر بسجود ہے یہاں نور چراغی دیکھو
- ۴۳

۵۰

ہاتھ باندھے ہوئے ہم در پہ کھڑے ہیں خواجہ

۵۱

فردغ جلوہ شمع حرم غریب نواز

۵۳

میرے دل کا قرار میں خواجہ

۵۴

وہ شہنشاہ ہندالوی ہے

۶۸

میرے دل کے کلیں خواجہ خواجگان

۶۹

آپ کی چشمِ کرم ہے مراد رماں خواجہ

۷۰

مظہر نور خدا خواجہ معین الدین حسن

۷۱

ہے اک دیارِ رحمت خواجہ کا آستانہ

۷۳

رحمت سرائے خواجہ کی ہستی

۷۴ تا ۷۸

غریبوں کی دولت ہے خواجہ کی نسبت

۷۹

دشکِ فردوس نظر آتا ہے خواجہ کا چین

۸۰ تا ۸۱

یہ مری سرفرازی خواجہ کی مہربانی

۸۲ تا ۸۳

امیرِ حلقہ شیرِ خدا غریب نواز

۸۴

فردغِ چہرہ بدر الدجی غریب نواز

۸۵

خواجہ خواجگان تم پہ لاکھوں سلام

۸۶

تفصیل اسماء گرامی پیشگی خریداران

حق حق حق

انتساب

الحمد للہ! شانِ غریب نوازؒ کی ترتیم تکمیل اور حسن طباعت کی
توفیق کو میں اپنے پیر و مرشد ہادیؒ طریقت حضرت سید شاہ خواجہ
قطب الدین احمد ہاشمی المخاطب بہ شاہ قطب العرفان صابری رحمۃ اللہ علیہ
کی نظر عنایت و فیضِ رحمت سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں
جس نے مجھ جیسے حقیر اور بے علم غلام کو شہنشاہِ ولایت سلطان الہند خواجہ خواجہ
حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کی شانِ ولایت میں حقیر نذرانہ عقیدت و منقبت
پیش کرنے کی عزت سے نوازا۔ اگر قبول افتد رہے بختِ بلند

ادنیٰ غلامِ حشتی

ثاقب صابری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نذرانہ عقیدت

بہ مصداق: ۱۰

نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں ز آفتاب ہستم ہمہ ز آفتاب گویم

یہ امر موجب مسرت و شادمانی ہے کہ رب العزت نے مجھ حقیر سراپا
تقصیر بندہ بے علم کو سرزمین ہمت پر اپنے محبوب کے محبوب اور ہمارے پیشوا
ماہتاب طریقت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کے سلسلہ نسبت کے طفیل
ان کی منقبت گوئی سے سرفراز فرمایا اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت
سے بہرہ ور فرمایا اسی توفیق ایزدی نے مجھے سرور کونین نذادہ روحی صلی اللہ علیہ
وسلم کی نعتوں کے علاوہ اپنے اولیاء کرام کی منقبت نگاری سے نوازا یہ محض

اس کی بندہ نوازی ہے چنانچہ ساری دنیا کے جلیل المرتبت اولیائے کرام میں سے سوا سو سے زیادہ اولیائے عظیم کی منقبتوں کے دو ہزار اشعار پر مشتمل مجموعہ کی تکمیل کے بعد جو طباعت کے لیے تیار ہے ۔

میرے مہربان پروردگار نے اپنے محبوبوں کے طفیل میں ایک اور سعادت مندی سے سرفراز فرمایا ہے وہ یہ کہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الہند خواجہ خواجگاں حضور سید خواجہ معین الدین حسن سنجرى چشتی اجمری رضی اللہ عنہ کی شان میں مخصوص انداز کی تبلیغی منقبتوں کی ترقیم سے نوازا اور اسی زیر نظر مجموعہ کی طباعت کے سلسلہ میں یہ نذرانہ عقیدت رقم کیا جاتا ہے۔

امرواقعہ یہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہ کی شان میں جو پہلی منقبت لکھی گئی اس میں روضۃ النور پر حاضری کا معروضہ کیا گیا تھا چنانچہ جلد ہی یہ سعادت نصیب ہوئی اور یہ حقیر تمنائی دوران سفر دوران قیام آستانہ عالی اپنے جذبات کو اشعار کی شکل میں

ڈھالا۔ کئی دفعہ کی حاضری میں یہی کیفیت رہی۔

۱۲۷۷ھ اور ۱۲۰۸ھ کے اعراس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی دونوں موقعوں پر دو طویل منتقبتیں جن میں سے ایک آرٹی اور دوسری ایک سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے لکھی اور پڑھی گئیں جن میں حضور غریبؐ نواز رضی اللہ عنہ کے وہ فیوضات مبین جو سرزمین ہند پر دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے چاند اور سورج کے وجود کی طرح مسلم الشبوت ہیں اور یہاں مسلمانوں کا وجود اور موقف اس پر دلیل محکم ہے۔

محیثیت مجموعی آج بھی مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس حقیقت پر یقین رکھتی ہے اور اپنے عظیم روحانی پیشوا کی شہداء وارفتہ ہے اور ہر سال لاکھوں افراد بلا لحاظ مذہب و عقیدت آستانہ حضورؐ کو اجملہ اعظم رضی اللہ عنہ پر حاضر ہو کر ندائے عقیدت پیش کرتے ہیں چنانچہ میرا یہ منظوم منتقبت نامہ جو قریباً پانچ سو اشعار پر مشتمل ہے حضور غریبؐ نواز مبلغ اعظم رضی اللہ عنہ جن کے دستِ حق پرست پر تاریخی شہادت کی

موجب لاکھوں افراد نے اسلام قبول کیا اور جن کا فیضان آج تک جاری ہے
ان کی خدمت میں بطور نذرانہ عقیدت پیش تھے۔

واضح باد کہ مذکورہ دو مفصل منقبتوں میں اس دور کے بعض ناواقفوں
اور بعض غلط فہمیوں کا شکار افراد کی تفہیم کے لیے استدلالی انداز اختیار کیا گیا ہے
جس کو عام طور پر پسند کیا گیا ہے اور بعض مخلص احباب بالخصوص علماء کرام کے
ایک طبقہ نے اظہار خوشنودی فرمایا اور بشمول عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
الحاج مولوی مرزا شکور بیگ صاحب مرزا نے اس کی طباعت کے مشورہ سے
سرفراز فرمایا ہے اس لیے اس کو آفسیٹ پر زیور طباعت سے آراستہ کرنے کی
حمیاری کی گئی ہے مولیٰ تعالیٰ شانہ اس کو قبول فرمائیں۔

شکر !

سب سے پہلے شکر گذار ہوں فضیلت مآب الحاج مرزا شکور بیگ صاحب
مرزا کا جنہوں نے منقبتوں کی سماعت کے بعد اس کی طباعت کے مشورہ سے

سرفراز فرمایا اس عاشق سرور کو نین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے اور حوصلہ افزائی سے متاثر ہو کر محسن ملت اسلامیہ جناب الحاج سلطان احمد صاحب چنوری متاثر ہو کر جنگلات نے معتد بہ رقمی اعانت کے ذریعہ بہتر طباعت کے لیے ولولہ عطا کیا اور جناب کرم مرزا نصیر بیگ صاحب مالک الشین پرنٹرس چھتہ بازار حیدر آباد نے مطلوبہ کاغذ کی ایک چوتھائی مقدار کی فراہمی کا وعدہ کر کے میری اسگوں کو روشن کیا عالیجناب خورشید جلیدی صاحب خورشید نے مسودہ کی نظر ثانی اور تصحیح سے ممنون کیا اور فضیلت مآب شیخ المشائخ دیوان سید زین العابدین علی خاں صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ موجودہ سجادہ نشین و گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ عالیجناب صاحبزادہ سید شاہ فضل الملتین صاحب چشتی گدی نشین و عالیجناب پروفیسر سید فضل الرحمن صاحب گدی نشین اور جناب مولانا محمد جلال الدین صاحب حمای کمال مد سنی ادارہ امور مذہبی و سرپرست اعلیٰ امارت شرعیہ آندھرا پردیش نے اور خطیب ملت الحاج سید شاہ اعظم علی صوفی صاحب نیز عالیجناب مرزا اشکور بیگ صاحب نے اپنی خوشنودی کی تحریروں سے سرفراز فرمایا ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان تمام مخلصین کا بھی جنھوں نے پیشگی خریدی کے طور پر اعانت کی ان کرم فرماؤں کے اسماء گرامی کتاب کے آخر میں شامل کئے جا رہے ہیں دیگر تمام ہمدردوں اور بھی خواہوں گا بھی ممنون ہوں۔

بندہ حقیر شاقب صابری چنوری ۲۲.۸.۴۸۱ پرانی حویلی حیدر آباد اے پی

حق حق حق

یاحی صو

رائے عالی قد فضیلت مآب حضور شیخ المشائخ دیوان سید زین العابدین علی خا
صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ
موجودہ سجادہ نشین وگدی نشین درگاہ حضور غریب نوز رضی اللہ عنہ امیر شریف

محمد امان علی نائب صابری حیدر آبادی کے ذریعہ نشان غریب نواز کے
نام سے مرتب کردہ مجموعہ مناقب عالیہ کو سننے کا اتفاق ہوا۔ مجموعہ کے چند
اشعار سن کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ فقیر بارگاہ الہی میں دست بدعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ بطفیل جد بزرگوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
محمد امان علی نائب صابری حیدر آبادی کے اس مجموعہ کو عوام میں مقبول کرے نیز
ان کو اور دن کے سلسلہ کے تمام لوگوں کو بزرگان دین کی بتائی ہوئی تعظیمات پر عمل
کرنے اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین
راجا گھر

شرح دستخط

۱ جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ

فضیلت مآب سید زین العابدین علی خا
دیوان در سجادہ نشین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

محترم المقام افتخار الصوفیاء حضرت سید شاہ فضل المتین صاحبِ حاشی اجمیری
گدی نشین آستانہ حضور سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ

اس واحد و یکتا کی حمد جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیغمبر عالم انسانیت کی ہدایت کے لیے بھیجا۔
ایسا پیغمبر جس کی ذات سے کائنات وابستہ ہے اور جس کی ذاتِ بابرکات کا صدقہ عظیم
ہے کہ قیامت تک دین متین مستحکم و مضبوط اور جس کا ارشادِ گرامی ہے کہ میری امت کا ہر
ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ امتِ محمدیہ کے اولیاء میں
کسی کا ہاتھ پکڑا جائے اور کسی کا رامن تھا ما جائے تاکہ درلیع شفاعت ہو اور اس ارشاد
کی تعمیل ہو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَكْثَرُكُمْ مِنَ الضَّالِّينَ فَإِنْ هُمْ شُفِعَاءُ (اے انس! دوست بہت پیدا
کر یہ تیرے لیے شفیع ہوں گے دوست اولیاء کرام سے بہتر کون ہو سکتا ہے)

یہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنت جاریہ ہے کہ وہ اپنے دین متین کی اشاعت و تحفظ کی خاطر ایسے صالح بندے پیدا کرتا رہتا ہے جو دعوتِ حق کے ساتھ امتِ محمدیہ میں ایسی تازہ اور نئی روح پھونکتے رہتے ہیں جو اس امت میں اضافہ کا باعث ہوتی رہتی ہے تاریخ اسلام کے صفحات ایسے برگزیدہ بندوں کی خدمات جلیلہ سے مزین و منور ہیں۔

برصغیر ہندوپاک میں کثرت سے بزرگانِ دین متین آتے رہے اور پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے وجودِ مسعود کے سبب اللہ کے بندے دائرہ اثر میں آتے گئے اور دین متین کا حلقہ بڑھتا رہا ہے یہ ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے آج کروڑوں کی تعداد میں اللہ کے نام لیوا موجود اور باقی ہیں۔

اولیائے ہندوپاک میں جو مقام نائب رسول اللہ فی الہند حضرت خواجہ خواجگان سید خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے اے خدا آگاہ چشتی سبزیؒ در ولایت کردہ اند پیغمبریؐ

ایک زمانہ ان کے گن گاتا ہے اور اپنے اپنے انداز میں ان کے حضورِ نذرانہ عقیدت پیش کرتا رہتا ہے۔

شاعرِ اہلسنت محمد امان علی ثاقب صابری ہاشمی چنوری کی شعر گوئی اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا اپنا انداز ہے ایسا انداز جس میں عقیدت کی سرشاری ہے دل کا

گداز ہے روح کی سرمستی ہے اور چشم بینا کے مشاہدات کی جلوہ گری ہے۔ حقائق کی
منظر نگاری ہے اور اعترافِ حقیقت و ارادت ہے کہیں کہیں انہوں نے ایسی روایات
کو بھی منظوم کیا ہے جن کی بنا پر کوئی تاریخی سند نہیں ہے لیکن شاعری تاریخ کہاں ہوتی ہے؟
محسوسات کی ترجمانی ہی تو شاعری کا جوہر ہے اسی لیے میں اعتراض نہیں
کر رہا ہوں صرف اظہار رائے کر رہا ہوں۔

شعراے حیدر آباد کو سرکارِ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے خاص رشتہ عقیدت
رہا ہے حیدر آباد کے ایک بزرگ شاعر حضرت عاشق ڈکا تو مکمل دیوان ہی سرکارِ غریب
نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ہے
میں امید کرتا ہوں کہ مناقبِ خواجہ کا یہ مجموعہ شانِ غریب نواز بھی سند
قبولیت حاصل کرے گا فقط

رقم الحروف

شرح دستخط

صاحبزادہ سید شاہ فضل المتین چشتی گدی نشین درگاہِ خواجہ غریب نواز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اجیر شریف
میردنیسر سید محمد فضل الرحمن
یمیس سی پی ایچ ڈی

راے عالی قدر فضیلت مآب ڈاکٹر سید محمد فضل الرحمن صاحبِ حِشْتِ ریٹائرڈ پروفیسر گدی نشین درگاہ حضورِ غریب نواز

جنابِ ثاقب صابری حیدر آبادی نے اس زیرِ نظر مجموعہ ڈشانِ غریب نواز کو پڑھ کر
سنایا۔ سن کر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ثاقب صابری کے قلم میں اس سے زیادہ طا
عطا فرمائے حضورِ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے تعلق سے لکھتے ہیں ان کے لیے آستاپر
دعا کرتا رہوں گا خواجہ غریب نوازؒ سے عقیدت رکھنے والے لوگ ان منتقبتوں کو پڑھ
کر بہت زیادہ مسرور ہوں گے اور ان کی عقیدت میں اضافہ ہوتا رہے گا ہندوستان
میں لوگ کہتے رہے ہیں ع کعبہ ہے غریبوں کا روضہ مرے خواجہؒ کا اسی خیال کی ترجمانی
اس مجموعہ میں ہر جگہ نظر آتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

شرح دستخط
سید محمد فضل الرحمن

چاہ ارہٹ درگاہ شریف اجیر 305001

۷/نومبر ۶۸

فون 21260

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

از محمد جلال الدین کامل حامی

مولوی فاضل، ہنسی فاضل، جی، بی، یو، ایم، طبیب ماہر

صدر سنی ادارہ امور مذہبی جسٹریٹ ڈوسر پست اعلیٰ امارت شرعیہ آندھرا پردیش (جسٹریٹ)

بر کتاب منظوم و شان غریب نواز

شاعر اہلسنت، حامی بدعت، حامی بزرگان اہل حُلّت۔ رائے میں صاحب شاعری کے شبہاً
 ناقد ناظم خوش بیاں، عاشق خواجہ خواجگان، محترم محمد امان علی عاری از شرک
 خفی و جلی۔ نے اپنی منظومہ و مقبولہ شان غریب نواز کے لیے مجھ سے تقریظ کی نگارش
 کی فرمائش کی اور از راہ نوازش مجھ سے یہ خواہش فرمائی کہ میں اس منظومہ کے
 سے متعلق اپنے جذباتِ درونی کو کسی اثرِ برونی کے بغیر سہرہ قدحِ حکم کروں۔
 دیگر میرے حق میں بندہ نواز بن کر، شان غریب نواز کی بارے میں بھی اظہارِ خیال
 کا اپنے خیال میں مجازاً قرار دیا جس کا میں شکر گزار ہوں۔

چونکہ موصوف حضرت چشت کی محبت میں چست پائے گئے اس لیے میں
 سست نہ بن سکا اور امتثال امر میں فوری جو بھی بن پڑا اس وارفتہ کے منظوم کے
 لیے بے ساختہ سطور بحالت سرور ترگا و تیمما سپرد قلم برائے صاحبان ہم کر دیا۔ عہ
 گر پسند آید زہے عز و کرم
 یہ نقل سے پاک اور خلوص و محبت میں بے باک پائے گئے۔ ان کا ہر شعر شعور سے
 لبریز گستاخوں کے حق میں نیروں سے زیادہ تیز غافل کے لیے ہمیز تو اہل طریقت
 کے لیے معرفت خیز پایا میرا شعر ہے ے

اس کے پڑھنے سے دل و جہاں نور سے معمور ہو
 پڑھنے والا آج خوش گل خلد میں سرور ہو
 جذبات الفت و محبت کی ترجمانی موصوف کی تادار الکلامی میں کچھ اس طور سے ڈھلی
 ہے کہ طور کی بات بھی اس میں ملی ہے اس لیے جو اسے پڑھے اسے یہ کہنا پڑے کہ نذرانہ عقیدت
 جدت کی جدت کو لیے ہوئے پیش کرنے کا حق انہوں نے فی الحقیقت دائرہ شریعت میں
 خوب خوب ادا کیا ہے آخر میں اسے میرے اس شعر پر ختم کرتا ہوں کہ ے
 کہتے ہیں ملک بھی ہو کے سرور مشکور ہے سن چشم بد دور

خیر اللہ خیر الخیرا خاکیاے اولیا کترین محمد جلال الدین کامل حسامی غفرلہ المرقوم ۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء

صوالمعز

حَمْدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَأْسِ سُنَّةِ الْكَرِيمِ

افتخار الصوفیا حضرت سید شاہ اعظم علی صاحب صوفی مدظلہ

تعارف و تبصرہ

اصناف سخن میں حمد نعت اور منقبت کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے شعراء کرام اپنے احساسات قلبی اور واداد تلمبی کو عقیدت و محبت کے ساتھ نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جاتی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف منقبت کی صورت میں پیش کی جاتی ہے اور اس طرح اولیاء کرام اور صوفیائے عظام کی شان عظمت و بزرگی کو منقبت کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے جس کے پڑھنے والے قلوب میں عقیدت و محبت کی زیادتی ہوتی ہے زیر تبصرہ کلام جناب محترم امان علی صاحب آفتاب مابری

کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی منقبتوں کی سورتیں
 ہں عقیدت و محبت کے سامنے پیش ہے جس میں زبان و بیان کی
 سلاست اور روانی کو ہر جگہ محسوس کیا جاسکتا ہے اور سرکار حضور
 غریب نوازؒ کی عظمت و بزرگی کو اس کے مقام و مرتبہ کو موسوف
 نے بڑے دلنشیں اور متاثر کن انداز میں پیش کیا ہے میری دعا ہے
 کہ اس ندرۃ عقیدت کو پورے درگاہ عالم قبول فرمائے اور اس کو
 قبولیت عام کی سند حاصل ہو جائے اور یہ مجموعہ کلام ہم سب کے لیے
 از دیاد عقیدت و محبت کا ذریعہ بن جائے۔

امین ثم امین بحق سید المرسلین دعاگو

سید شاہ اعظم علی صوفی

تصوف کدہ کوترخانہ قدیم حسینی علم حیدر آباد اے پی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

راے عالی قدر

از

عاشق سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت الحاج مرزا محمد شکور بیگ صاحب مرزا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں میرے
محترم دوست حضرت ثاقب صابری سے جو دلی جذبات پیش ہوئے ہیں
وہ ہر صاحب دل کے دل کو گرماتے اور ترپاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو حسن قبول عطا فرمائے میں ان کی بلندی درجات
کی دعا کرتا ہوں اور ان کی دعاؤں کا طالب ہوں“
شرح دستخط
الحاج مرزا شکور بیگ صاحب مرزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گلدستہ نمنا

قطعہ

مست و بیخود بنا کے چھوڑ دیا مجھ میں جو تھی وہ خودی توڑ دیا
پیر کی یہ نوازشیں، میں محی غفلت راستوں سے موڑ دیا

قطعہ

خواجہ خواجگان پر مجھے ناز ہے مرتضیٰ کا حسیں جن میں انداز ہے
ہوں مناقب یہ مقبول سب خلق میں اے محی میرے دل کی یہ آواز ہے

مستحی

خادم پیر و مرشد حضرت الحاج ابوالحسنؑ سید عبداللہ شاہ صاحب قبلہ قادری و نقشبندی محدث دکن

رحمۃ اللہ علیہ

بِجَانِبِ الْحَاجِّ مُحَمَّدِ مَحْمُودِ الدِّینِ قَادِرِیِّ الْمَعْرُوفِ پاشا میاں عامل محی

احاطہ نموسلی قادری مکان نمبر 207 - 21.4 حسین علم روڈ

500064 حیدرآباد اے پی

حق حق حق

سمد پیر و ر دگار عالی

از

پیر و مرشد حضرت قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

ہاے بیخود بنا دیا تو نے
کس کو جلوہ دکھا دیا تو نے
سبق اچھا پڑھا دیا تو نے
ایسا جنسوں بنا دیا تو نے
کن سے پیدا جہاں کیا تو نے
جیسا چاہا بنا دیا تو نے
جس کو چاہا دکھا دیا تو نے
جو کہا میں نے کر دیا تو نے
بے گھروں کو بھی گھر دیا تو نے
کون دیتا مگر دیا تو نے
اس کو انسان بنا دیا تو نے

جام وحدت پلا دیا تو نے
تابشِ حسن سے جلایا تو نے
خود کو پہچان کر تجھے جانا
ہر طرف بس تو ہی نظر آیا
لم یدر تو ہے اور وَلَمْ یُوْلَدْ
بادشا کو گدا، گدا کو امیر
سینکڑوں بھولے راہ تیرا
جو کہا تو نے مجھ سے ہو نہ سکا
کر دیا دل کو سیرگاہِ خیال
مجھ سے خود سر غلام کو یار
ہاشمی پر ہوئی جو تیری نظر

حق حق حق
نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
دل تو پہیلو میں رہتا ہے لیکن اختیار اس پہ میرا نہیں ہے
جب سے ان کے تصور میں ڈوبا آپ بھولا سماتا نہیں ہے

نور ہیں وہ لباس بشر میں، نا سمجھ ان کو سمجھا نہیں ہے
رحمت حق ہے شکل نبی میں، اسی لئے اُن کا سایہ نہیں ہے

یہ زمین آسماں عرش و کرسی، قصر فردوس و تسنیم و کوثر
ہر جگہ حکمرانی ہے ان کی، کس جگہ اُن کا سکہ نہیں ہے

انبیاءِ خوب سے خوب تر تھے، جن لیا پر خدا نے تمہیں کو
ہر زمانے نے دی ہے گواہی، کوئی محبوب تم سا نہیں ہے

ہر ادا معجزہ ہر سخن معجزہ، اسکی شاہد ہے تاریخِ اعمال
بس سے زندہ ہے خوشبو سے کونین کیا وہ ان کا پسینہ نہیں

حور و غلمان کے تھے وہ محبوب انبیا و ملک کے بھی مطلوب
جس کا مشتاق رب العلاء بھی کیا وہ ان کا سراپا نہیں ہے

عظمت مصطفیٰ کا تصور لے گیا مجھ کو عرش بریں تک
دیکھئے اسوائے محمد عرش پر کوئی پہونچا نہیں ہے

مجھ کو دیوانہ کہتے ہیں ان کا مجھ کو ملتی ہے لذت اسی میں
جب سے تصویر دل میں سمجی ہے دل سنبھالے سنبھلتا نہیں ہے

ناخدا سے سفینہ ہیں جب وہ پھر کہاں ہم کو طوفاں کی پروا
موج خود بن کے آئیگی ساحل گر نظر میں کنارہ نہیں ہے

بزم کونین کے ہیں وہ دولہا خاند سورج ستارے ہیں شیدا
ان کے جلوے ہیں ہر جانمایاں دیکھنے کا سلیقہ نہیں ہے

وہ خدا کے ہیں محبوب بے شک، وہ ہیں مختار کونین بے شک
ان کا دامن اگر ہاتھ آئے، پھر کوئی بے سہارا نہیں ہے

قطرہ خوں زمیں پر نہ گرنے دیا، مویں اٹھ رہیں محفوظ سب اجتک
جاں نثاروں کی یہ جاں نثاری کیا زمانے نے دیکھا نہیں ہے

ہجر کی شب میں دشمن وہ سارے اپنی تلوار لیکر کھڑے تھے
مر تضحیٰ چلین سے جس پہ سوئے کیا وہ ان کا بچھونا نہیں ہے

ہم کہاں اور کہاں جانِ عالم ان کا عاشق ہے خود ان کا خالق
ہم ہیں طوقِ غلامی پہ نازاں، ہم کو الفت کا دعویٰ نہیں ہے

طور پر بات کچھ اور ہی تھی، عرش کی بات کچھ اور ہی ہے
خود تجلی رب جانتی ہے، یہ محمد میں موسیٰ نہیں ہے

عرشِ اعظم پہ معراج کی شب، رب نے جو کچھ چھادر کیا ہے
مغفرت غاصیوں کو ملی ہے، کیا یہ ان کا اتارا نہیں ہے

سبز گنبد کے مالک کو سمجھو، ان کے روضے کو لیکوں سے چومو
جس کو کعبے نے سجدہ کیا ہے، کیا وہ کعبے کا کعبہ نہیں ہے

ان کا احساں ہے ان کا تصور، ٹھکود دولت ملی ہے یہ ثاقب
جب بھی محفل سجالی تو دیکھا، درمیاں کوئی پر را نہیں ہے

حق حق حق

نعت مبارک

ہیں میرے دل کے یکس عرش پہ جانیوالے
چاند سورج بھی شجر اور حجر ان کے غلام
جن کو اللہ نے اکملت و اتممت کہا
جن کو کہتا تھا عرب هذا ایئں صادق
وہ ہیں کونین کے سرکارِ کریموں کے کریم
سب سلاطین جہاں جن کے ہو ہیں تابع
مرتبہ ان کا زمیں والے بھلا کیا جانیں
ان کے عاشق کی کہاں کوئی مثالِ ثناء
نورِ توحید سے دنیا کو سجانے والے
شرک اور کفر کی ظلمت کو مٹانے والے
شمعِ توحید کو تاحشر جلائے والے
انکے شیدائی ہوئے سارے زمانے والے
انکے در کے ہیں گدا سارے خزانے والے
وہ تھے سرکار کے نعلین اٹھانے والے
ان کے دربان تھے سدہ کے ٹھکانے والے
ایک کسبل کے سوا سب ہی لٹانیوالے

ان کے فاروقِ سافانج نہیں تائید کیے یہ
 نائبِ سرورِ کونین انہیں کہتے ہیں
 دوسرا کون ہوا ان سا غنی اور سخی
 سائی دنیا میں نہیں جنگی شجاعت کی مثال
 بے غلاموں میں کوئی شیر کوئی سیف اللہ
 جگمگاتے ہیں جو تنویرِ رسالت بن کر
 تیرے سرکار میں سلطانِ دو عالم ثابت
 سینکڑوں میل پرے حکم سنانے والے
 نیل کو اپنے اشارے پہ چلانے والے
 ان کے عثمان تھے قرآن کو سجانے والے
 ان کے نائبِ درخیر کو اٹھانے والے
 کربلا میں کوئی گھر بار لٹانے والے
 غوثِ خواجہ ہیں عجب شان دکھانے والے
 اپنی رحمت سے ہر اک دل کو لبھائیوا

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت مخدوم غلام الدین علی احمد صابری کلیری رحمۃ اللہ علیہ

لطف کن لطف یا معین الدین	توئی مشکل کشا معین الدین
اوقنادم بصد ہزار امید	برد درت بے تو یا معین الدین
جز تو کس نیست دشگیری کُن	ساز بر پا مرا معین الدین
اوقنادم ز بے مد و ہایت	در جفا در جفا معین الدین
من ندارم بجز کرم ہایت	در جہاں آشنا معین الدین
ہست در کار خانہ لُطفت	گنج ہائے دوا معین الدین
بدہ از لطف خویش تا ہستم	از جہاں فنا معین الدین

جز تو کس نیست آشکار و نهان	در مقام بقا معین الدین
جلوه ذات پاک حضرت تو	هست در چشم با معین الدین
یا قسم من ترا به هر دوسرا	سوی حق رہنما معین الدین
کے گذارم ز دست دامن تو	یا قسم مدعا معین الدین
هست از جلوه رخ خوبت	مهر و مهر راضیا معین الدین
گفته از زبان سر خودت	مرحبا مرحبا معین الدین
یافت صابر ترا صدق یقین	سرور اولیا معین الدین

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ عارف حسن صاحب برقدوسی تاج الایا رحمۃ اللہ علیہ رامپور شریف

ہے ازل سے مجھ کو سودا خواجہ اجمیر کا
کس قدر بے فیض دریا خواجہ اجمیر کا
دیکھتے روئے تجلی خواجہ اجمیر کا
میں ہوں کشتہ اے مسیحا خواجہ اجمیر کا
ہو گیا ہوں اک تماشا خواجہ اجمیر کا
دیکھئے کب ہو قاضی خواجہ اجمیر کا
کر رہا ہے وہ نظر را خواجہ اجمیر کا

جان و دل سے میں ہوں شیدا خواجہ اجمیر کا
تشنہ لب آیا جو زائرسیر ہو کر ہی گیا
حضرت موسیٰ نہ جاتے طور پر پھر عمر بھر
مجھ کو صحت ہو چکی کرتا ہے کیوں سعی و بحث
اے زبے اذوق تصور کی کرم فرمائیں
دین و ایمان جان و دل کر دوں گائیں ان پر
عارف مسکین سے ذکر و راے واعظ نہ کر

حق حق حق
منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ سید خواجہ قطب الدین احمد صاحب شمسائی بری قطب العرفان رحمۃ اللہ علیہ

یہ کب تک سختی بیدار ہے اجیر کے خواجہ	کہ دل پھر مائل فریاد ہے اجیر کے خواجہ
نہیں معلوم کیا افتاد ہے اجیر کے خواجہ	کہ دل پھر حجر سے برباد ہے اجیر کے خواجہ
یہ دل جس میں کبھی اس رُک روشن کا تصور تھا	یہاں مدت سے غم آباد ہے اجیر کے خواجہ
زمانہ ہو گیا اس در پہ عرضِ مدعا کرتے	ہماری بھی تمہیں کچھ یاد ہے اجیر کے خواجہ
ذرا رو کے آنا پوچھ لینے دے نلکھ کو	کہ کیا میرے لیے ارشاد ہے اجیر کے خواجہ
وہ پھیں کون چنیں ماکر روٹا چو کھٹ پر	میں کہدوں ہاشمی ناشاد ہے اجیر کے خواجہ

حق حق حق
منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

ہے نقش ہر اک دل پر غلٹ مر خواجہ کی
موتی ہے حقیقت میں سلطان دو عالم سے
دیدار خدا کا ہے دیدار محمد کا
جنت کا نمونہ ہے روضہ مرے خواجہ کا
پائی ہے اسی در سے شاہوں نے ظفر یابی
جاری ہے دو عالم میں سب مرے خواجہ کا
اے ہاشمی محشر میں کس شے کی کمتی تجھ کو
موتی ہے شہنشاہی تربت مرے خواجہ کی
صورت مرے خواجہ کی سیرت مرے خواجہ کی
دیدار محمد ہے رویت مرے خواجہ کی
بخشش کا وسیلہ ہے الفت مرے خواجہ کی
مشرق سے ہے مغرب تک شہرت مرے خواجہ کی
بجی ہے زمانے میں نوبت مرے خواجہ کی
کوثر مرے خواجہ کا جنت مرے خواجہ کی

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

دراز دستِ کرم ہوا دھر غریب نواز
 ولی ہست عطاءے رسول شاہِ عجم
 تمہارے فیض سے ایماں کی روشنی پھیل
 تمہارے در سے ہزاروں کی بن گئی بکری
 خدا کے واسطے درد پھرایسے نہ مجھے
 کبھی ہوا نہیں محروم مانگنے والا
 جبینِ شوق کو تسکینِ جیبہ ساتی ہو
 درِ قبول سے آئے نہ لوٹ کر ناکام
 ہے دل میں آرزو روپہِ حاضری کی بہت
 مجال کیا ہوا مگر کس سے شاقب کو
 کہاں میں جاؤں تمہیں چھوڑ کر غریب نواز
 سپہرِ حشیت کے رشکِ قمر غریب نواز
 دیارِ بہند کے نورِ سحر غریب نواز
 شبِ الم کی مری ہو سحر غریب نواز
 تمہارے در پہ ہے میری نظر غریب نواز
 غریب ہوں مری لیجئے خبر غریب نواز
 نصیب ہو جو مجھے سنگِ در غریب نواز
 مری دعا میں ہوا اتنا اثر غریب نواز
 مجھے نصیب ہوا بکے سفر غریب نواز
 تمہارا اس پہ کرم ہوا اگر غریب نواز

حق حق حق منتقبت بوقت پہلی حاضری بارگاہ

در پہ خواجہ کے چلا آیا ہوں قسمت دیکھو
مجھ سے ادنیٰ پہ پڑی چشم عنایت دیکھو
ایک مدت سے محنت تھی تمنا میری
آج اترانے لگی ہے مری قسمت دیکھو
ہم وہاں پہنچے جہاں شاہوں کے سر جھکتے ہیں
ہم غریبوں کو ملی کیسی یہ عزت دیکھو
آپ کے صدقے مجھے نسبت صد ناز ملی
محو سجدہ ہے مرا فرق عقیدت دیکھو
ان کے روضے میں ہے انوار کی صد جلوہ گری
خطۂ ہند میں کا شائے جنت دیکھو
سرفرازی کی اسے بھیک عطا ہو شاہا
اپنے ثاقب کو ذرا پیار سے حضرت دیکھو

حق حق حق

منقبت دوران قیام بارگاہ عالی

میرے سرکار کی شان کیا شان ہے
کشورِ ہند کے آپ میں تاجِ سور
آپ ہند آئولی ہیں عطاءے رسول
آپ کے آستانہ پہ حاضر ہیں ہم
ہم غریبوں کو سب کچھ اُسی نے دیا
ان کے طوقِ غلامی پہ تازاں ہوئیں
دین و دنیا میں شائبہ کی کچھ نہیں
دیکھ کر قصِ فرما میری جان ہے
کُلِ عجم آپ کے زیرِ فرمان ہے
آپ ہیں ہم میں یہ رب کا احسان ہے
آپ کا یہ کرم اور احسان ہے
یہ غریبوں کا داتا ہے سلطان ہے
سرفرازی کا میری جو سامان ہے
خواجہ خواجگاں کا وہ احسان ہے

حقِ حق

منقبتِ دوسری حاضری بارگاہ کے دوران

جانشینِ نبی خواجہ خواجگاں	شاہِ ہندِ اولیٰ خواجہ خواجگاں
نازشِ ہر وئی خواجہ خواجگاں	نورِ عینِ علی خواجہ خواجگاں
ہو گئی روشنی خواجہ خواجگاں	ہند میں آپ سے دینِ اسلام کی
بھر د بھولی مری خواجہ خواجگاں	صدیقِ عرس شاہِ مجھے بھیک دو
یکجے کھیتی ہری خواجہ خواجگاں	اپنی چشمِ کرم سے ادھر دیکھئے
چشتی و صابری خواجہ خواجگاں	اپنی قسمت پہ پھولے سماتے نہیں
ثاقبِ صابری خواجہ خواجگاں	آپ کے فیض سے شاد و آباد ہے

حق حق حق

منقبت تیسری حاضری بارگاہ کے دوران

یہ خواجہ کا در اور ہم اللہ اللہ
 نظر میں یہ روضے کا منظر حسین ہے
 بہت شاد ہیں ان کے قدموں میں لکڑ
 بہ ہر سو بہرست جلوہ فگن ہے
 بے منزل ہماری نگاہوں کے آگے
 تصور میں آتے ہیں جب پیار سے خواجہ
 قیامت تلک جس کو اونچا کرے رب
 تصرف میں ہے ان کے تقدیر عالم
 غریبوں کے داتا ہیں سرکار خواجہ
 مرادوں کی جھولی بھری جا رہی ہے
 بجز ان کی نسبت مرے پاس کیا ہے
 مقدّر یہ اتر رہا ہے یہہ ثاقب

سب ان کے کرم ہیں کرم اللہ اللہ
 تصدق بہا ررم اللہ اللہ
 نہیں اب ہمیں کوئی غم اللہ اللہ
 تجلی شمع حرم اللہ اللہ
 طے ان کے نقش قدم اللہ اللہ
 تو رہتا نہیں کوئی غم اللہ اللہ
 کہاں ہوگی وہ شان کم اللہ اللہ
 نظریں ہیں لوح و قلم اللہ اللہ
 کسے ہے غم بیش و کم اللہ اللہ
 عجب ہیں یہ فیض و نعم اللہ اللہ
 اسی سے ہے میرا بھرم اللہ اللہ
 ہے ان کی نگاہ کرم اللہ اللہ

حق حق حق

منقبت چوتھی حاضری بارگاہ کے دوران

در پہ حاضر ہیں ہم خواجہ خواجگان
 نور عینِ عسلی جانشینِ نبی
 مصطفیٰ، مرتضیٰ اور حسنین کا
 آپ کے دستِ قدرت میں حق نے دیا
 سجدہ گاہِ جلیبِ عقیدت بنا
 میں تمہارے غلاموں میں داخل ہوا
 آپ کے آستانہ کاہوں میں گدا
 صدقہٴ عرس بھر دیجئے بھولیاں
 کیسے پھر ہو گوارا وہ فرقت کا غم
 آپ کے در پہ شائبہ ہے سجدہ کتناں
 اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان
 نورِ شمعِ حرم خواجہ خواجگان
 آپ عکسِ آتم خواجہ خواجگان
 نقشِ لوح و قلم خواجہ خواجگان
 حسنِ نقشِ قدم خواجہ خواجگان
 ہے کرم ہی کرم خواجہ خواجگان
 رکھ لو مرا بھرم خواجہ خواجگان
 اے سراپا کرم خواجہ خواجگان
 ہے مری چشمِ نم خواجہ خواجگان
 دل جگر جاں ہیں تم خواجہ خواجگان

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ جو حاضر بارگاہ میں پیش کی گئی

جلوہ فرما ہیں یہاں ہند کے سلطان دیکھو
آج حاضر ہے یہاں سارے قطب اور اغیات
اولیا سارے یہاں آئے پتے ہنیت
مسند نور پہ سرکار ہیں جلوہ افروز
روز افلاک سے ہوتی ہے یہاں باش نور
کھینچ کے آئے ہیں تینگوں کی طرح ان کے حضور
عرس والا کی عجب دھوم ہے ماشا اللہ
آج ہر چیز پہ ہے جشن مسرت کا سرور
دیکھ کر روضہ انور کی بہاروں کی فضا
جلوہ افروز ہے تنویر مرے خواجہ کی
خلد بھی دید کی مشتاق ہے اس چوکھٹ کی

دیکھو اجیر میں ہے تخت سلیمان دیکھو
آج سرکار بنے نوشہ زلیشاں دیکھو
آج سرکارِ دوعالم بھی ہیں مہماں دیکھو
زیر افلاک ہر اک جشن بہاراں دیکھو
کتنا پر نور ہے خواجہ کا گلستاں دیکھو
عشق و ایمان کی یاں شمع افروزاں دیکھو
گوشہ گوشہ میں یہاں جمع ہیں انساں دیکھو
کیف مستی میں ہوائیں بھی ہیں رقصاں دیکھو
ان کی مدحت میں ہر اک دل بے غر لخواں دیکھو
سر بسجدہ ہے یہاں نور چراغاں دیکھو
بھیک مانگے ہے یہاں حسن بہاراں دیکھو

رقص کرتی ہے بصد شوق ارم کی رونق
 اہل نسبت کی مرادوں کا گلستا ہے یہ
 عشق والوں کی یہاں آج تو بن آئی ہے
 حکم سرکار سے ہیں ہند کے حاکم خواجہ
 آئے ہیں ہند میں یہ ابرکرم کی صورت
 بادشاہت کی اُسے بھیک یہاں ملتی ہے
 جھولیاں سب کی بھری جاتی ہیں صدیوں یہاں
 ان کے دربار میں مذہب کا نہیں فرق کوئی
 انعم اللہ کی کیا شان ہے دیکھو آکر
 ان کے اوصاف کا اخلاق فیضان دیکھو
 لاکھوں اسلام کی آغوش سے ہیں والبتہ
 لے کے تبلیغ کا نام اب جو نبی ایک عمت

ان کے اجیر میں جنت کے خیاباں دیکھو
 عقل والے میں یہاں سر بہ گریباں دیکھو
 ہر خوشی ان کی تمنا میں ہے مہاں دیکھو
 چشمہ بہشت یہاں فیض بدماں دیکھو
 رنگزاروں کو بنایا چمنستاں دیکھو
 ان کی دلیز پر خم ہے سرِ سلطان دیکھو
 دیکھ کے فیض یہ حاتم بھی ہے حیراں دیکھو
 در پہ طالب میں ہر اک قوم کے انس دیکھو
 حشر تک پاتے رہتے یونہی فیضان دیکھو
 ہو گئے غیر بھی سب صبا ایماں دیکھو
 اصل میں تھی وہی تبلیغ مسلمان دیکھو
 ایک سے ایک عجیب اسکے ہیں سامان دیکھو

خارجی آج مسلمانوں کی صف میں آکر
 ان کو بھاتی نہیں ولیوں کی تہی کی عظمت
 اپنی بدعتی کا احساس بھی اب ان میں نہیں
 کر سکے کون کراماتِ ولایت کا شمار
 سحر کے، مکر کے ہتھیار کی ساری طاقت
 اہل باطل نے کھڑاؤں میں کراہت دیکھی
 کیوں نہ ہو تابع فرمان جہاں کی ہر شے
 جن کو محبوبِ خدا ہند کا سلطان کہیں
 آنکھ والے ہوں تو حالاتِ آنا ساگر میں
 ان کی خدمت میں اشارہ پہ چلا آیا ہے
 ایک تالاب میں دیکھی جو ولایت انکی
 اس طرح دین کو پھیلا یا معین الدین نے
 کرتے ہیں لاکھوں کو یہ خارجِ ایماں دیکھو
 اس لیے ساگر جہاں میں ہیں پریشاں دیکھو
 آنکھ کھلتی ہی نہیں کیسے ہیں نااں دیکھو
 وہ نبوت کے حسین منظرِ دلشایاں دیکھو
 ان پہ غالب نہ ہوئی جو تھے مسلمان دیکھو
 ان کا چلتا ہے ہر اک چیز پہ فرماں دیکھو
 شاہ کونین کے ہیں نائبِ دلشایاں دیکھو
 میں حقیقت میں وہی ہند کے سلاطین دیکھو
 ہر طرف ان کی کراماتِ عنواں دیکھو
 سب سے پہلا یہی ساگر ہے مسلمان دیکھو
 غیر مسلم ہوئے لاکھوں ہی مسلمان دیکھو
 اس حقیقت کو چھپاتے ہیں حریفان دیکھو

آج تک دین کی خدمت میں ہیں ان کے نائب
 ہے یہ نسبت کا تسلسل یہ حبیب خالق
 دل کی گہرائی میں احساسِ غلامی لے کر
 نائبِ سرورِ عالم پئے عثمٰن ہارون
 تم ہی لاریب غریبوں کے ہو بلجاماوی
 ہم کہاں اور کہاں ہند کے سلطانِ عظیم
 نائبِ فخرِ رسل ہیں جو ہمارے نگران
 ہند میں کعبۂ نسبت کی زیارت کر لی
 میں ہوں مشتاقِ گمراہِ سرو ساماں دیکھو
 حشر کے روز نہیں رہنے دو پرچم کے تلے
 ہیں ادھر روضہ آقا پہ نچھاوراں انوار
 ابرو دین کی ایمان کی بس آپ سے ہے

آستان انکے بنے مرکز فیض اں دیکھو
 اسکے حامل ہیں حقیقت میں مسلمان دیکھو
 آستانہ پہ ہیں اب عرض گزاراں دیکھو
 صدقہ شاہ علی شاہ شہیداں دیکھو
 اے شہ لطف و کرم سونگڑیاں دیکھو
 مل گئے ہم کو رسانی کے یہ ساماں دیکھو
 کیوں نہ ہو انکی عنایات پہ نازاں دیکھو
 سبز گنبد کے نظاروں کے ہوں ساماں دیکھو
 جیتے جی پورے ہوں آقا مراد دیکھو
 ایک نسبت کے سوا کچھ نہیں ساماں دیکھو
 اور ادھر دل میں عقیدت کے چراغاں دیکھو
 اہل سنت کے تعاقب میں ہیں شیطان دیکھو

وہ ہیں زردار وسائل کی نہیں انکو کمی
 ان کے ظلموں کی شکایت یہ کہاں لیجائیں
 ایک مسجد ہی نہیں اور بھی ہیں زیرِ ستم
 سر پہ لٹکانی گئی تیغ سیول کو ڈکی آج
 اس سے پھر چہرہ اسلام پہ سرفخی آجائے
 اپنے مرکز سے ہوئے دوزخ تو ہم خوار ہوئے
 ساری دنیا میں ہے عبرت کا یہ ساما دیکھو
 جب کسی ہاتھ میں نسبت کی نہ ہو دراپنی
 ان سے وابستہ رہو ہے یہ مشیت حق کی
 کچھ عناصر نے الگ اپنی دکان کھولی ہے
 شمع جلتی ہے تو آجاتے ہیں پروانے بھی
 دیکھنا ان کی ولایت کا وہ مہتابِ حسیں

ہم غریب آج بھی ہیں بے سرو ساما دیکھو
 دیکھو سرکارِ سرے چاک گریباں دیکھو
 کس قدر زار و پریشاں ہیں مسلمان دیکھو
 ہم غلاموں کو نہ اب اور پریشاں دیکھو
 شور برپا دس نو، خون قتلہاں دیکھو
 اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے ہیں ساما دیکھو
 خود مسلمان کا مخالف ہے مسلمان دیکھو
 جال میں اپنی جکڑ لیتا ہے شیطان دیکھو
 ہوتا ہے حق کا ولی حافظِ ایماں دیکھو
 پر یہاں اتنے خریدار مسلمان دیکھو
 فیضِ خواجہ کی یہاں شمعِ فروزاں دیکھو
 تاقیامت یہ رہے گا یونہی تباہ دیکھو

ان کے در سے رہیں والبتہ تو ملتا ہے ہمیں
 کچھ رہے یا نہ رہے پر رہے نسبت باقی
 آج ہر سمت سے ہے زد میں عقیدت کی فہم
 چند سکون کے عوض راہ سے لوٹ آئے ہیں
 آج ابلیس نے پھیلائے کئی جال حسین
 خون سے جن کی ہوئی شمع ہدایت روشن
 ساٹھ کو ساٹھ ہزاروں پہ ہوئی فتح نصیب
 مال و دولت کے پرستاروں کی لمبی قطار
 عشق نے ہی تو سنوارا ہے گلستانِ حیات
 دروہو جائیگی تاریکی دوراں ساری
 آج کم کم ہی سہی پھر بھی ہیں مردانِ خدا
 چھوڑ دو اپنی خودی اور کسی کے ہو جاؤ
 اپنی بر باری تقدیر کا درماں دیکھو
 جلوہ یار کو نظروں میں فروزاں دیکھو
 غافل و چونک پڑو گروں دوراں دیکھو
 حیف ایمان ہوئے کس قدر رازاں دیکھو
 ہیں پریشان بہت صفا ایماں دیکھو
 اہل نسبت میں وہ سب نازِ شہیداں دیکھو
 عشق میں ڈوبے ہوئے ان کے وہ ایماں دیکھو
 کتنا سنان ہے اب عشق کا سیداں دیکھو
 عقل کے سارے ہی ایوان ہیں ویراں دیکھو
 عشق کی شمع کو پھر کر کے فروزاں دیکھو
 ان کے دامن میں نہاں جلوہ جاناں دیکھو
 یہ ہی بیماری عصیان کا ہے درماں دیکھو

حق کے محبوب سے اور ان کے محبوب سے بغض
 بس یہی اپنی تباہی کا ہے ساماں دیکھو
 ان کی الفت کو زلزل میں بسا کر دیکھو
 کامرانی کے نظرائیں گے ساماں دیکھو
 میں ہوں نسبت کی اماں میں مگر آگے کیا ہے
 چند سکوت میں پلاز و حریرِ فیاں دیکھو
 اُن کا کہلانے پہ ہے ناز بہت تا قتب کو
 ان کی مدحت میں ازل سے غزلِ نواں دیکھو

حق حق حق

منقبت پانچویں حاضری بارگاہ کے دوران ۱۴۰۸ھ

دل غریبوں کے مسرت سے بھر ہیں خواجہ
سر زمانے کی فضاؤں میں انہی کا ہے بلند
آپ کے دست مبارک سے لگے جو پودے
سب سلاطین جہاں کے ہوئے برباد چمن
ان کے آگے ہیں سلاطین جہاں کے مرغم
صرف نسبت سے ہمارے بھروسہ دنیا میں
بھیک نہ کرنا رہیں چشمِ کرم کی مل جائے
ہم غلاموں کی سے لاج ہر اک منزل میں
آپ کی شان کریمہ سے ہوا ہوں سرشار
اپنی تقدیر پہ اتراے ہوئے ہیں خواجہ
آگے دہلیزیہ جو سر کو دھرے ہیں خواجہ
سخت ماحول میں بھی پھولے پھلے ہیں خواجہ
گلشنِ اہل ولایت ہی ہرے ہیں خواجہ
جو گدایانِ ازل در پہ کھڑے ہیں خواجہ
ورنہ کچھ شک ہی نہیں ہم تو برس ہیں خواجہ
ہاتھ باندھے ہوئے ہم در پہ کھڑے ہیں خواجہ
کچھ زمانہ ہی سہی در پہ پلے ہیں خواجہ
دل کے غنچے سمجھی ثاقب کے کھلے ہیں خواجہ

حقِ حقِ حق

منقبت جو جمعہ کی نماز کے انتظامیں مسجد اجمیر شریف میں لکھی گئی

حسین منظرِ نورِ قدمِ غریب نواز	فروغِ جلوہ شمعِ حرمِ غریب نواز
رسولِ پاک کی شانِ اتمِ غریب نواز	شعاعِ نورِ عینِ نورِ حق، معینِ الدین
تم آئے صورتِ ابرِ کرمِ غریب نواز	جہن میں دینِ خدا کے ہزاروں پھول کھلے
تمہارا روضہ ہے رشکِ ارمِ غریب نواز	تمہارے فیض سے زندہ ہے ہند میں اسلام
طواف کرتے ہیں اہلِ حرمِ غریب نواز	تمہاری شانِ ولایت کی دیکھ کر شمع
تمہارے ساتھ ہیں لوح و قلمِ غریب نواز	زباں تمہاری ہے قدرت کی ترجمان خواجہ
ابد تک بھی یہ جاہ و چشمِ غریب نواز	فلک کی آنکھ نے دیکھا ہے اور دیکھے گی

کوئی جھکانہ سکا اور کوئی مٹانہ سکا
 تمہاری چشمِ کرم نے ہمیں خرید لیا
 مجھے سنبھال کے رکھا ہے دامنِ نسبت
 تمہاری بھیک ہے صدقہ ہے اور اتارا
 تمہارے در کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
 میں اپنے عشق کا کعبہ بنا کے رکھ لوں گا
 یہی غلامی ثاقب کی ہے حسین معراج
 کرم تمہارا کرم ہے کرمِ غریب نواز
 ہر ایک غم سے ہیں آزاد ہم غریب نواز
 ہے اس کے ساتھ تمہارا کرمِ غریب نواز
 ہمارے سارے یہ ناز و نعمِ غریب نواز
 تمہارا فیض ہے میرا بھرمِ غریب نواز
 مجھے نصیب ہو نقشِ قدمِ غریب نواز
 جبینِ شوق ہے قدموں پہ خمِ غریب نواز

حق حق حق

منتقبت دیگر بہ ۱۲۰۸ھ

لطف پرور دگار ہیں خواجہ دین حق کی بہار ہیں خواجہ
ہر شہنشاہ سر جھکا یا ہے ہند کے شہریار ہیں خواجہ
ہم غریبوں کے ہیں یہی سب کچھ حامی و غم گسار ہیں خواجہ
ہر مصیبت میں نام کام آیا میرے دل کا قرار ہیں خواجہ
ہم غلاموں کی لاج رکھ لیجئے آپ کے جانثار ہیں خواجہ
ہم کو چشم کرم کی بھپک ملے ہم بھی اندر قطار ہیں خواجہ
چشتی و صابری نظائی بھی ہند میں بے شمار ہیں خواجہ
سبز گنبد تلک رسائی ہو کب سے ہم اشکبار ہیں خواجہ
کیسے رسوا ہو حشر میں ثاقب اس کے خود پر دہ دار ہیں خواجہ

حق حق حق

نظارۂ بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ عنہ دورانِ عرس شریف ۱۴۰۸ھ

وہ شہنشاہ ہند اولیٰ ہے	جس کو سجدہ نظر کر رہی ہے
ان میں دونوں کی جلوہ گری ہے	ایک نور نبیؐ ایک نور علیؑ،
بادشاہوں کی گردن جھکی ہے	کیا غلاموں کا ذکر ان کے درپر
دیکھو خواجہ کی ہر برتری ہے	انعم اللہ علیہم کی تفسیر
بندگی سر جھکائی ہوئی ہے	چار سوان کے روضے کے آگے
بڑھ کے ہر اک نظر چومتی ہے	روضہ خواجہ خواجگان کو
معرفت کی ملی آگہی ہے	ان کی چوکھٹ سے وابستگی میں
بندگی مسکرائے کھڑی ہے	دیکھ کر ان کی شان ولایت

ہر نظر کا ہے لبریز کاسہ
 اتنا اونچا ہے در آستان کا
 اس کو کہتے ہیں دروازہ اونچا
 یاں نظامِ دکن کی عقیدت
 اس کی توقیر اور اس کی شوکت
 سیڑھیاں اس کی دلکش ہیں ایسی
 دیکھنے کو نظر جب اٹھیں
 انتظاماتِ خدمت کی خاطر
 آمد و رفت کا ہے وہ عالم
 دیکھئے روح پرور ہے منظر
 لوٹنے والے سب لوٹتے ہیں
 یہ ہے خواجہ کے در کا تبرک
 رحمت حق یہاں بٹ رہی ہے
 اس کی عظمت فلک سے ملی ہے
 یہ تو تعمیرِ عثمان علی ہے
 ہاتھ اپنے اٹھا کر کھڑی ہے
 ہر کسی کو خوشی بانٹتی ہے
 رونقِ خلد بھیک کی پڑی ہے
 سر سے تھرا کے ٹوپی گری ہے
 ہر طرف اس کے پولس سڑی ہے
 جیسے برقی کی روچیل رہی ہے
 دیگ لنگر کی کیا لٹ رہی ہے
 اور خلقت کھڑی دیکھتی ہے
 ہر طرف سے صدا آرہی ہے

ہیں غریبوں کے دل پُر مسرت
 مسجد اولیا جنت الاولیا
 اس کے دامن میں برکت بھری ہے
 ہو کے آزاد شام و سحر سے
 اس کے ہر اک کس کا ہے دل شاد
 ایسی مسجد میں جو ہیں فروکش
 ان کی سرکار میں یہ بہ رسانی
 عشقِ خواجہ میں کھوئے ہو ہیں
 وہ جو مسجد ہے شاہجہانی
 ان کے حسن عقیدت کی منظر
 رات ہو یا کہ دن جب بھی دیکھو
 ہر نمازِ جماعت میں گویا
 چار آنوں میں نعمت ملی ہے
 نور و رحمت کا سنگم نبی ہے
 روضہ شہ سے لگ کر کھڑی ہے
 یاد حق ہر گھڑی ہو رہی ہے
 اس کی معراج ارباں یہی ہے
 ان کے دل میں عجب روشنی ہے
 مرحبا نازش بندگی ہے
 ان کو رب کی رضا لگتی ہے
 سنگِ مرمر کی صنعت گری ہے
 عہد شاہجہاں کی بنی ہے
 عاشقانِ نبی سے بھری ہے
 سب کو احساسِ تنگ دانی ہے

وہ پڑھے یا نماز جماعت
 بعد اس کے سلام و دعا ہے
 بات فیضان کی چھڑ گئی ہے
 سردی نغمہ خواجگی ہے
 سامنے رحمت کبریا ہے
 بارغ جنت کو ہے رشک حبس پر
 نازشِ خُسلد ہے سایہ عرش ہے
 ساری گلیاں سروں کا سمندر
 مانگنے میں نہ کوئی کسی ہے
 پالیا آنکھ جس کی لڑی ہے
 بارگہ میں ہوئی جب رسانی
 جانے رشکِ طورِ تحبلی
 آرزو ہر کسی کی یہی ہے
 مجلسِ وعظ ہر دن سبھی ہے
 ہر زبان ان کی ذا کر بنی ہے
 کیفِ اشعارِ نعت نبی ہے
 پیچھے خواجہ کی جلوہ گری ہے
 ایسی اجمیر کی دلکشی ہے
 یعنی اجمیر کی ہر گلی ہے
 زندگی ناپتھی پھر رہی ہے
 ان کے در کی غط بھی بڑی ہے
 ان کے در پہ کرامت کھڑی ہے
 میری رگ رگ میں مستی بھری ہے
 نور حق کی جو جلوہ گری ہے

یہ تو فیضانِ دیدہ دری ہے آنکھ میں نور دل میں خوشی ہے
 نام ان کا ہے ہر لب پہ جاری میرے خواجہ کی کیا دلبری ہے
 یاد آئی نہ کوئی دعا بھی دل کو جب بار یا جی ملی ہے
 گرد پھرتے ہیں پروانے بن کر شمعِ تنویر ان کی جلی ہے
 اولیاء سارے ہیں ان کے سائل ان کی سرکار کتنی بڑی ہے
 ان کو آواز وہ دے رہا ہے جسکی کشتی بھنور میں پھنسی ہے
 بے گماں اس کی جھولی بھری ہے جس کے دل میں عقیدت بھلی ہے
 کوئی محرومِ رحمت نہیں ہے ہر سوالی کو بخشش ملی ہے
 لٹ رہے ہیں خزانے جہاں کے میرے خواجہ کے ہاں کیا کمی ہے
 مسکراتی ہے رحمتِ خدا کی بزم ان کی جہاں بھی سچی ہے
 رحمتِ حق کا فیضان ہے سب اتنی مخلوقِ دود پر کھڑی ہے
 پاؤں دھرنے کی مشکل پڑی ہے دیکھتے بھیڑ کتنی جمی ہے

در پہ آیا جو آفت کا مارا
 اس کی قسمت بدل ہی گئی ہے
 ایک اندھا جو آیا تھا در پہ
 داستان اس کی حیرت بھری ہے
 شاہ اور نگ نے اس سے پوچھا
 در پہ کیوں یہ تیری حاضری ہے
 اس نے ظاہر کی مجبوری اپنی
 شہ نے جب بات اسکی سنی ہے
 ہو کے اندھے پہ برہم یہ بولا
 تین دن تک تیری زندگی ہے
 تو اگر یونہی اندھا رہے گا
 دیکھ لے گا کہ گردن کٹی ہے
 اس نے گھبرا کے کی آہ وزاری
 اور قسمت کھڑی رو رہی ہے
 اس پہ خواجہ کو رحم آگیا جب
 آرزو اس کی پوری ہوئی ہے
 ایک مدت سے محروم جو تھا
 اس کو بینائی آخر ملی ہے
 نائبِ مصطفیٰ میرے خواجہ
 ان کو قدرت نے طاقت یہ دی ہے
 جب بھی سرکار سے کوئی مانگا
 ان کے صدقے میں جھولی بھری ہے
 در پہ جانے سے جو روکتے ہیں
 ان کے دل میں نقطہ دشمنی ہے

ان سے وابستہ ہر دم رہوں میں
 دشمنوں نے لگائی جو تہمت
 بے قراری کے عالم میں کاگی
 آپ موجود اس دم نہیں تھے
 آکے سرکار نے ان سے پوچھا
 آبدیدہ قطب نے کہاں یوں
 حاسدوں کی یہ لائی ہوئی ہے
 شکم زن کی طرف کراشاہ
 شکم مادر سے بچہ یہ بولا
 ہوں فلانے حرامی کا لطفہ
 رہ کے جبروت میں میرے خواجہ
 یہ ہے اہل ولایت کی طاقت
 بس یہی آرزو سے دلی ہے
 لاج اپنے قطب کی رکھی ہے
 جب نہ اپنے خواجہ کو دی ہے
 پھر بھی دہلی میں آمد ہوئی ہے
 تم پر افتاد کیا آپڑی ہے
 یہ جو بد نفس عورت کھڑی ہے
 بے سبب مجھ پہ تہمت لگی ہے
 میرے خواجہ نے آواز دی ہے
 ماں تو سکھلا کے لائی گئی ہے
 نائب شاہ اس سے بری ہے
 آکے دنیا میں امداد کی ہے
 حق تعالیٰ سے ان کو ملی ہے

موت ہے وصل جاناں کی منزل موت بھی اک نئی زندگی ہے
 موت تو آقبل تموتوا کا عمارت یہ ہمیشہ کا زندہ ولی ہے
 جہان کرا دلیا کی یہ عظمت ان کی چوکھٹ پہ گردن جھکی ہے
 اولیائے خدا نزی کرم ہیں ہر ولی عکس شان نبی ہے
 زندگی میں جو حق کا ولی ہے وصل کے بعد بھی وہ ولی ہے
 ہند میں جس کو سرور نے بھیجا وہ تو سرکار ہند آولی ہے
 چاہنے والے ان کے کروڑوں شمع سینوں میں ان کے جلی ہے
 جب سے آئے ہیں سرکار اجپسر اس کی تقدیر روشن ہوئی ہے
 ان کی تبلیغ ہی کے سہارے شان اسلام کی بڑھ گئی ہے
 جب وہ آئے ہیں ہندستان میں جاننے کیسی حالت رہی ہے
 نازباں اپنی ہے اور نہ اہل زباں سارا ماحول ہی اجنبی ہے
 کفر ہے شرک ہے مذہب غیر ہے اور ان کی مخالف حکومت بھی ہے

مادیت کوہ بن کر کھڑی ہے پشت پر اس کی جادوگری ہے
 اک طرف سب وسائل مخالف اک طرف صرف حق کا ولی ہے
 فوج ہے عسکریت سبھی ہے پیرادھر نور چشم نبی ہے
 حکم سردار کونین تھا یہہ ان کے نائب نے تبلیغ کی ہے
 شرک اس کام کا تھا مخالف حق نے اس کی نہ پرواہ کی ہے
 لے کے انوار شان ولایت دین کی شان غالب ہوئی ہے
 یہہ زمانے سے دبتا نہیں ہے جو بدل دے زمانہ ولی ہے
 ہے کھڑاؤں کا قصہ زباں زد سحر کی جس سے گردن جھکی ہے
 اس کرامت کا ہے بول بالا شرک میں جس سے ہلچل مچی ہے
 نخل اسلام کی تازگی ہے شاخ اب تک بھی اس کی ہری ہے
 ہند میں ہر طرف دین پھیلا اس کی عظمت کی نوبت بھی ہے
 ان کا ممنون ہے دین اسلام ہند میں شمع اس کی جلی ہے

ان کے دامن کی کھا کر ہوائیں
 ان کا فیضان پھیلا ہے ہر سو
 دین میں لاکھوں داخل ہوئیں
 اب میں پردے کے پیچھے فروش
 شان تربت کا انگریز قائل
 عرس کی بزم ہے یہ مثالی
 دل میں جس کے کدورت بھری ہے
 دیکھئے وہ ہے نقار خانہ
 تاقیامت یہ بجتی رہے گی
 کتنی دلکش سریلی ہے آواز
 خود بھی بے خود ہوئی جا رہی ہے
 کتنی شہنائیاں بج رہی ہیں
 چشت کی کشت اب تک ہری ہے
 اور یہہ روشنی بڑھ رہی ہے
 اب کروڑوں میں گنتی ہوئی ہے
 آن بان ان کی اب بھی وہی ہے
 ہند میں حکمراں تو یہی ہے
 آج لاکھوں کی یاں حاضری ہے
 آنکھ اس کی مگر جمل رہی ہے
 ہر نظر اس طرف اٹھ رہی ہے
 ان کی نوبت جو بجتی رہی ہے
 یہ ہر اک دل کو بہلا رہی ہے
 ان کی عظمت کے گن گار رہی ہے
 کیسی بزم عقیدت سچی ہے

ان کے مدحت کے نغمے ہیں دلکش
 جب سبیلوں کی نعمت ملی ہے
 کتنا شیریں ہے اور کتنا ٹھنڈا
 جُڑے آب کی برکتوں سے
 پھول لاکھوں چلے آگئے ہیں
 ہو رہے ہیں نیچھا و روہ ان پر
 ان کے بابِ بہشتی کے صدقے
 دل کی چادر جو سیلی ہوئی تھی
 آکے اجیر میں ہر عقیدت
 عرش سے رحمتِ حق کی بارش
 روزِ جمعہ جماعت کا عالم
 پنجوقتہ نمازوں کی شوکت
 ان پہ قربان ہر دلکشی ہے
 پیاس دل کی جگر کی بجھی ہے
 آب زم زم کی لذت بھری ہے
 ہر دھڑی میل کی کٹ گئی ہے
 ہر طرف ان کی محفل سچی ہے
 ان کو کیسی سعادت ملی ہے
 ہم کو جنت کی کنجسی ملی ہے
 اس کے صدقے میں اب دھل گئی ہے
 ان کے نقشِ قدمِ طہ و صوفیہ
 روضہ پاک پر ہو رہی ہے
 کعبہ حق کی یاد آگئی ہے
 جس میں اسلام کی برتری ہے

ذکر و فکر و تلاوت کہیں ہے اور ازانوں کی بھی نغمگی ہے
 بنم ہر سو ہے تو الیہوں کی روح کو بھی غمازل رہی ہے
 کیا زباں ساز و آواز تک بھی ان کی مدحت میں کھوئی ہوئی ہے
 جس طرف جائے جس جگہ دیکھئے روشنی، روشنی، روشنی، ہے
 وہ نقیب کرامت ہے گویا جس کو کہتے ہیں تارا گر ٹھی ہے
 اس کا سینہ گنج شہیداں اس میں اسلام کی روشنی ہے
 دیکھ کر اس کی خوشتر بلندی عزم راسخ کو قوت ملی ہے
 لے رہا ہے خراج عقیدت اُس سے جس کی نظر اٹھ گئی ہے
 پا سبانی یہ کرتا ہے در کی اس میں ان کی عقیدت بھری ہے
 جب بھی چل کر انا سا گر آئے اس کی تاریخ یاد آگئی ہے
 اس کی گہرائی اور اس کی وسعت اب بھی خواجہ کے گن گار ہی ہے
 وہ بلائے تو آیا سٹ کر اُن کے کوزے میں وسعت ملی ہے

خلق پر ترس جب ان کو آیا
 آج تک شاد ماں ہے یہ ساگر
 یہ بھی ہے فخر تاریخِ اسلام
 آندھیاں سرٹکتی ہیں اپنا
 یہ سلامت تو سب کچھ سلامت
 ربطِ نسبت پہ ہے ناز مجھ کو
 جب سے پیشانی درپردھری ہے
 منزلِ دوست کی رہبری کو
 جس سے ہوتی ہے ایماں کی تکمیل
 عشق ہے فرارِ کازینہ
 اس کو ایماں کی بدلت لگتی
 اپنے خواجہ دد عالم کے راجہ
 پھر رہائی اُسے مل گئی ہے
 دیکھ کر ان کی یاد آرہی ہے
 دین کی ایسے توسیع ہوئی ہے
 شمعِ خواجہ مگر جہل رہی ہے
 ان کی نسبت ہی سب بڑی ہے
 مجھ کو عزت اسی سے ملی ہے
 ہر جگہ فرارِ زلی ملی ہے
 ان کی نسبت ہی اک روشنی ہے
 وہ تو بس راہِ حُب نبی ہے
 عاشقِ مصطفیٰ ہی ولی ہے
 جس کی خواجہ سے وابستگی ہے
 ہند میں ہر زبان پر یہی ہے

کشور ہند کے حکمران ہیں جن کا اعزاز ہند الولی ہے
 خواجہ خواجہ گان پر تصدیق ان میں پوشیدہ نور بنی ہے
 جس سے سارا عجم جگمگایا ہند میں اس کی اب روشنی ہے
 ہم غریبوں کے لمبا و ماویٰ ان کے دم سے ہماری بنی ہے
 ان کے در تک مری یہ رسائی صدقہ دامن ہاشمی ہے
 میرے قابو میں جو شاعری ہے ان کی دلیلیں ہی پائی ہے
 جب بھی حاضر ہوا آستان پر روشنی اس کی کچھ بڑھ گئی ہے
 ان کے لطف و عنایت کے صدقے ان کے احساں سے گردن جھکی ہے
 منقبت ان کی ان کا کرم ہے مجھ سے ادنیٰ کو عزت ملی ہے
 ان کے جود و سخاوت پہ نازاں بے نوا ثاقب صابری ہے

حقِ حقِ حق

منقبتِ خواجہ خواجہ گال رضی اللہ عنہ

شاہِ نازیں خواجہ خواجہ گال	میرے دل کے کہیں خواجہ خواجہ گال
ہند کی یہ زمیں خواجہ خواجہ گال	آپ کے فیض سے رشکِ جنتِ بنی
رشکِ ماہِ بین خواجہ خواجہ گال	آسمانِ ولایت کی تنویر ہو
رازِ حق کے ایسے خواجہ خواجہ گال	آپ ممتاز کونین ہیں بالیقین
کوئی تم سا نہیں خواجہ خواجہ گال	بزمِ خاصانِ حق میں اگر دیکھئے
دل ہوا ہے جسے خواجہ خواجہ گال	ایک حسنِ تصور سے سرکار کے
آپ ہونگے وہیں خواجہ خواجہ گال	رحمتِ حقِ تعالیٰ رہے گی جہاں
وہ گلِ یاسیں خواجہ خواجہ گال	ہم سے بہتر رہے ہو کے تم پر خدا
دل نہ ٹوٹے کہیں خواجہ خواجہ گال	بھیکِ چشمِ کرم کی مجھے دیجئے
آپ ہیں دلِ نشیں خواجہ خواجہ گال	اپنی تقدیر پر نازِ ثاقب کو بے

حق حق حق

منقبت خواجہ نوجوان رضی اللہ عنہ

پر ضیاء آپ سے ہے خاورِ ایمان خواجہ
 آپ ہیں میری تمنا مرا ایمان خواجہ
 روشنی جس کی بنی میرے مقدر کی ضیا
 بزمِ ارماں میں ہے وہ شمعِ فروزاں خواجہ
 میرا ایمان بھی یہی میرا نشانہ بھی یہی
 ہر خیال آپ کا ہے رشکِ بہاراں خواجہ
 آپ کے روضۂ انور پہ نظر پڑتے ہی
 دل میں ہوتا ہے عجبِ حشرِ چراغاں خواجہ
 نہ کوئی حسنِ عمل ہے نہ کوئی زہد و ورع
 طوقِ نسبت ہے فقط ایک ہی سانا خواجہ
 قابلِ رشک رہا حشر کے میدان میں ہی
 جس کے ہاتھوں کو ملا آپ کا دامن خواجہ
 میری قسمت کبھی بیمار نہیں ہو سکتی
 آپ کی چشمِ کرم ہے مرادِ ریاں خواجہ
 نائبِ سرورِ کونین کا رتبہ کیا ہے
 اتنا ذی ہوش کہاں واعظِ نادان خواجہ
 میرے گھر آؤ کبھی صورتِ جاناں خواجہ
 دیکھ لوں میں بھی ذرا حسنِ خویاں خواجہ
 میری معراجِ غلامی ہے اسی پر موقوف
 اپنے ثاقب کے ریں آپ نگہیاں خواجہ

حق حق

منقبت

ایک حسن دلرہ با خواجہ معین الدین حسن منظر نور خدا خواجہ معین الدین حسن
 جشتیوں کے پیشوا خواجہ معین الدین حسن عارفوں کے مدعا خواجہ معین الدین حسن
 صفوہ عالم پہ ان کے نقشیں اتور دیکھے عقل سے بھی ماوراء خواجہ معین الدین حسن
 معرفت کے غنچہ و گل ہند میں ہیں شہنا ہے گلشن جانفزا خواجہ معین الدین حسن
 ہے یہ مرفوع الاجاز تا قیامت مرجبا آپ کا یہ سلسلہ خواجہ معین الدین حسن
 بادشاہ وقت بھی کہتا ہے اپنے آپ کو آپ کے درگاہ خواجہ معین الدین حسن
 حشر تک دیکھا کرے گادہ فلک پیر کٹھن آپ کا یہ دبذبہ خواجہ معین الدین حسن
 دامن نسبت ہے دولت طوق نسبت بھرا کچھ نہیں اس کے سوا خواجہ معین الدین حسن
 آپ کی ثاقب پہ اب نظر عنایت چاہیے وارث مشکل کشا خواجہ معین الدین حسن

حق حق حق

بہارِ آستانہ حضور سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ

ہے منظر رسالت خواجہ کا آستانہ
 ہے رہبر شریعت خواجہ کا آستانہ
 محبوب رب کی تربت خواجہ کا آستانہ
 سرکارِ دو جہاں کے ارشاد کے مطابق
 کتنے کھیلے ہوئے ہیں غنچے ولایتوں کے
 سرکارِ مصطفیٰ کی رحمت برس رہی ہے
 یہ حشر تک رہے گا آباد اور روشن
 کتنے سنور گئے ہیں کتنے ہوئے ہیں فائز
 ہے عاشقوں کا کعبہ کرویوں کا ماوی
 ہے ہند کی زمیں پر اعلانِ سر بلندی
 سرکارِ دو جہاں کی تعظیم کا مسنادی
 ہے مرکزِ ولایت خواجہ کا آستانہ
 ہے ہادیِ طریقت خواجہ کا آستانہ
 ہے محورِ حکومت خواجہ کا آستانہ
 نبیوں کی ہے وراثت خواجہ کا آستانہ
 ہے گلشنِ سیادت خواجہ کا آستانہ
 ہے اک دیارِ رحمت خواجہ کا آستانہ
 ہے منزلِ ارادت خواجہ کا آستانہ
 ہے مرشدِ ہدایت خواجہ کا آستانہ
 ہے دو جہاں کی دولت خواجہ کا آستانہ
 مینارِ جاہ و حشمت خواجہ کا آستانہ
 ہے غلطوں کی نوبت خواجہ کا آستانہ

سب سے بڑا یہ مرکز اسلام کی ضیاء کا
 وہ سرفراز ہوگا والستہ جو رہے گا
 دستِ طلب نہ کوئی خالی پھر ایساں سے
 دل اور روح دونوں میں سجدہ ریز اس جا
 حسینِ عمل کا جس سے اک دیچ بل رہا
 میں ہوں حقیر لیکن نسبت یہ تاز تو ہے
 باغِ بہشت تک یوں آساں ہوئی رسائی
 انکی حضور میں تو جھکتے ہیں سرگردوں
 غالب نہ آسکے گی کوئی ہوا مخالف
 ٹمرا کے اس سے کوئی محفوظ کب رہے گا
 ہم ہیں غریب تو کیا خواجہ ہیں سب کے دانا
 اللہ کی رضا کا راستہ دکھا رہا ہے
 پائی ہے تربیت یاں دینا ہر دلی نے
 عقبی کی نعتیں ہیں اس کے جلو میں پنہاں

صد افتخارِ رت خواجہ کا آستانہ
 ہے گلشنِ ہدایت خواجہ کا آستانہ
 ہے منبعِ سخاوت خواجہ کا آستانہ
 اک طبرِ عبادت خواجہ کا آستانہ
 ہے تاسمِ عزیمت خواجہ کا آستانہ
 سرایہٴ بشارت خواجہ کا آستانہ
 ہے رہنمائے جنت خواجہ کا آستانہ
 اسلام کی ہے عظمت خواجہ کا آستانہ
 ہے حافظِ عقیدت خواجہ کا آستانہ
 ہے اک نصیلِ نسبت خواجہ کا آستانہ
 ہم بے کسوں کی ثروت خواجہ کا آستانہ
 ہے شعلِ مشیئت خواجہ کا آستانہ
 ہے مکتبِ طریقت خواجہ کا آستانہ
 ثاقب کی بھی ہے جنت خواجہ کا آستانہ

حق حق حق

خواجہ کی ہستی

اللہ اکبر خواجہ کی ہستی
تائید سرور خواجہ کی ہستی
ہے نازان پر سرور دین کو
اسلام جس سے روشن ہوا ہے
ہے جن کے ہاتھوں مہر ولایت
جس کی بلندی ہے لامکان تک
ولیوں کی نظریں جس پر جمی ہیں
سیلے ہمارے روشن ہیں جس سے
ان کے کرم پر نازاں ہیں بے کس
در پہ ہزاروں پلٹے ہیں ان کے
اتر رہا ہے دیکھو وہ ثاقب

شیخ منور خواجہ کی ہستی
رحمت سراسر خواجہ کی ہستی
شانِ پیمبر خواجہ کی ہستی
تمثیلِ حیدر خواجہ کی ہستی
حُسنِ مقدر خواجہ کی ہستی
مینارِ انور خواجہ کی ہستی
تنویر سرور خواجہ کی ہستی
ایمان کا نیر خواجہ کی ہستی
لاکھوں کی دلبر خواجہ کی ہستی
ہے بندہ پرور خواجہ کی ہستی
ہے اس کے سر پر خواجہ کی ہستی

حق حق حق

سرکارِ خواجہ کی نسبت

غریبوں کی دولت ہے خواجہ کی نسبت
ہم ان کے کرم سے بہت مطمئن ہیں
سلاطین سب سرھٹکاتے ہیں درپیر
رسولِ مکرم کے نورِ نظر ہیں
مقدور کا مہتاب ہے اس کا حامل
ملے گی ہمیں حشر میں سرفرازی
خدا تک رسائی کی اک روشنی ہے
خدا جس کو بخشے سعید ازل ہے
گنہگار کا بس یہی آسرا ہے
نشہ جس کا تا حشر باقی رہے گا
فقیروں کی ثروت ہے خواجہ کی نسبت
غلاموں کی عزت ہے خواجہ کی نسبت
یہی تاجِ عظمت ہے خواجہ کی نسبت
شعاعِ رسالت ہے خواجہ کی نسبت
مقامِ ولایت ہے خواجہ کی نسبت
نبی کی حمایت ہے خواجہ کی نسبت
چراغِ ہدایت ہے خواجہ کی نسبت
وفورِ سعادت ہے خواجہ کی نسبت
شفیعِ قیامت ہے خواجہ کی نسبت
شرابِ محبت ہے خواجہ کی نسبت

تمام ادلیسا کی محبت ہے جس میں
 ہم اترائیں قسمت پہ تو یہ بجا ہے
 ولایت کی منزل پہ پہنچانے والی
 جو نائب ہیں ان کے وہی ذی کرم ہیں
 ہر اک زورِ باطل کے پھندے کو توڑا
 یہی ہے یہی رہنمائے عقیدت
 یہاں سر جھکا تو ملی سر بلندی
 ہوا ہے ہر اک خواجگی سے مشرف
 اسے چھوڑ کر ہے کہاں کوئی عظمت
 اسے لے کے دامن میں پلتے ہیں بے کس
 دل و روح کی جس میں پاکیزگی ہے
 او امر نواہی میں ہے فرق جس سے
 حریم عقیدت ہے خواجہ کی نسبت
 کہ تنویرِ جنت ہے خواجہ کی نسبت
 شرافت کی خلعت ہے خواجہ کی نسبت
 متاعِ کرامت ہے خواجہ کی نسبت
 سہیم ولایت ہے خواجہ کی نسبت
 خیالِ لطافت ہے خواجہ کی نسبت
 سریرِ عبادت ہے خواجہ کی نسبت
 نویدِ امامت ہے خواجہ کی نسبت
 وقارِ قیادت ہے خواجہ کی نسبت
 منارِ سخاوت ہے خواجہ کی نسبت
 مدارِ طریقت ہے خواجہ کی نسبت
 صراطِ شریعت ہے خواجہ کی نسبت

عزیمت کی ہے نگہبان و محافظ
 شریعت طرقت کے میدان سے آگے
 ملی جس کو یہ سب خدائی ملی ہے
 غلامی کی معراج ہے جس کا حاصل
 اُسی لم یزل کا نظریں ہے نقشہ
 جلا قلب کو جس سے ہوتی ہے حاصل
 یہی بندگی کو ہے اعزازِ اعلیٰ
 جہاں عقل و دانش کی دیکھی گدائی
 یقین ہے مجھے کامرانی کا اپنی
 مخالف ہواؤں کی پروا نہیں ہے
 فسوں چل سکے گا نہ شیطان کا بھی
 یہی ہے میری کامرانی کا مرجع
 بہارِ ارادت ہے خواجہ کی نسبت
 لواءِ حقیقت ہے خواجہ کی نسبت
 خدا کی اطاعت ہے خواجہ کی نسبت
 نبیؐ کی عنایت ہے خواجہ کی نسبت
 حیاتِ عبادت ہے خواجہ کی نسبت
 سرورِ ریاضت ہے خواجہ کی نسبت
 نقابِ فضیلت ہے خواجہ کی نسبت
 نظر کی بلوغت ہے خواجہ کی نسبت
 نقیبِ بشارت ہے خواجہ کی نسبت
 فیصلِ عزیمت ہے خواجہ کی نسبت
 حفظِ ارادت ہے خواجہ کی نسبت
 قبولِ مشیت ہے خواجہ کی نسبت

رنگا ہوں میں رہتی ہے تصویر جاناں تجلی کی مرآت ہے خواجہ کی نسبت
 وہ ہوتی ہے سیر عروجی کی مالک کہ پرواز رفعت ہے خواجہ کی نسبت
 مرادل مری جان سب کچھ نبھا اور محمد کی نسبت ہے خواجہ کی نسبت
 بحکم الیہ الوسیلہ ہوں عامل نصیب شفاعت ہے خواجہ کی نسبت
 وہ جس سے کہ ہے میرا ایمان زندہ وہی تو حرارت ہے خواجہ کی نسبت
 کوئی مانگنے والا محروم کب ہے یہ باب اجابت ہے خواجہ کی نسبت
 یہی ہے یہی سرفرازی کا محور کلید حکومت ہے خواجہ کی نسبت
 وہ اخلاق و اعمال کی نیک نامی شعاع رحمت ہے خواجہ کی نسبت
 وہ آئینہ توحید اور معرفت کا وقوف حقیقت ہے خواجہ کی نسبت
 وہ امر الہی کی حرمت کا خوگر لباس شریعت ہے خواجہ کی نسبت

ہے یک رنگ ظاہر و باطن کی صورت
 ہزاروں عقیدت کے جس میں کھلے گل
 نبوت کے اوصاف کی ہے یہ حاصل
 صہاری ہے یہ کیج کلا ہی اسی سے
 وہ انجام خیر اس کا محبوبیت ہے
 وہ افتاد کے وقت کام آنے والی
 نظام اور صابر کی عظمت کا پرچم
 اسی کی ہے مرہون بندہ نوازی
 ہے عروج طراقت ہے خواجہ کی نسبت
 خیابان امت ہے خواجہ کی نسبت
 سزاوارِ حمت ہے خواجہ کی نسبت
 بڑے گھر کی دولت ہے خواجہ کی نسبت
 نصاب ولایت ہے خواجہ کی نسبت
 قطب کی حمایت ہے خواجہ کی نسبت
 مثال خلافت ہے خواجہ کی نسبت
 فیوض ولایت ہے خواجہ کی نسبت
 کہ تعویذ نصرت ہے خواجہ کی نسبت

حق حق حق

خواجہ کا چمن

رشکِ فردوس نظر آتا ہے خواجہ کا چمن
 ہوتی ہے لطف و عنایات کی بارش ہر دم
 عرش سے روز ملائک اتر آتے ہیں یہاں
 سر کی آنکھوں نے اگر ایک جھلک دیکھی ہے
 ڈوب جاتا ہے عجب طرح کی متی میں یہ دل
 والی ہند کا جلوہ ہے یہاں دل افروز
 ساسی دنیا سے چلے آتے ہیں اسکے طالب
 حور و غلام بہشتی بھی ہیں مشتاق اس کے
 نائبِ سر در کوئین کا مسکن بن کر
 اس کی دلیز سے پاتے ہیں مرادیں لاکھوں
 جس سے ہوتا ہے خدا و انوں کا ایماں روشن
 روشنی عشق کی کچھ اور فزوں ہوتی ہے
 کیوں نہ ہو انکی عنایت پہ صدقِ ثاقب
 دل کے ہر گوشے کو چمکاتا ہے خواجہ کا چمن
 قلب پرورد کو بہلاتا ہے خواجہ کا چمن
 خلد کی راہ کو دکھلاتا ہے خواجہ کا چمن
 دل کی آنکھوں میں سما جاتا خواجہ کا چمن
 جب کبھی احساس پہ چچا جاتا خواجہ کا چمن
 خلدِ ارامن بنا جاتا ہے خواجہ کا چمن
 رونقِ خلد کو شرماتا ہے خواجہ کا چمن
 زیرِ فلک جو مسکتا ہے خواجہ کا چمن
 جلوہ عرش کو دکھلاتا ہے خواجہ کا چمن
 نخلِ ارامن میں برلاتا ہے خواجہ کا چمن
 عظمتِ دین کے گن گاتا ہے خواجہ کا چمن
 میرے جذبات کو گرماتا ہے خواجہ کا چمن
 اس کے اشعار کو مہکاتا ہے خواجہ کا چمن

حق حق حق

یا حی صو

خواجہ کی مہربانی

بے میری کامیابی خواجہ کی مہربانی
نسبت نے ان کی مجھ کو ممتاز کر دیا ہے
میری سیاہ کاری اب شرمساری ہے
سرکارِ دو جہاں کے نائب کے آستان کی
ہر فکر بے کسی سے ہر فکر ماسول سے
گھر بار بھی ہے آباد اعزاز بھی ہے حاصل
دامن کی نسبتوں نے ہم کو کیا اُشرف
جب آستان میں انکے گزرے ہیں انکے درے

ہے میری ہر بھلائی خواجہ کی مہربانی
یہ میری سرفرازی خواجہ کی مہربانی
ہم بن گئے جو چشتی خواجہ کی مہربانی
ہم کو ملی گئی خواجہ کی مہربانی
حاصل ہے بے نیازی خواجہ کی مہربانی
یہ میری شادمانی خواجہ کی مہربانی
ہیں صابری نظامی خواجہ کی مہربانی
عاصی ہوئے بہشتی خواجہ کی مہربانی

جب کوئی پوچھتے ہیں کہتا ہوں ہر خوشی پر
 سلطان ہند خواجہ مختار ہند خواجہ
 تعلیم مرتضیٰ تک مرضی مصطفیٰ تک
 اس ہند میں کروڑوں توحید کی شیخیں
 ہر سمت ہیں ہزاروں ولیوں کے آستانے
 دنیا کی گردشوں نے جب بھی کیا پریشاں
 ماحول کی فضا سے ایمان کو بچا کر
 والہ ہو کے در سے اتر رہا ہے ثاقب
 خواجہ کی مہربانی خواجہ کی مہربانی
 ہر تاج حکمرانی خواجہ کی مہربانی
 یہ ساری رہنمائی خواجہ کی مہربانی
 اب ہیں جو جگمگاتی خواجہ کی مہربانی
 اسلام کی نشانی خواجہ کی مہربانی
 بگڑی مری بنائی خواجہ کی مہربانی
 حسنت کی کمائی خواجہ کی مہربانی
 ہر آرزو بر آئی خواجہ کی مہربانی

حقِ حق

منقبتِ حضورِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

نگاہِ نازِ رسولِ خدا غریبِ نواز	حسینِ شانِ علی مرتضیٰ غریبِ نواز
دیارِ شرقِ سب ہی ان کے زیرِ فرمان ہیں	امیرِ حلقہ شیرِ خدا غریبِ نواز
امیرِ کشورِ دلِیشاں ہو یا کوئی سلطان	تمہارے در کے ہیں یہ سب گدا غریبِ نواز
ہمارا المجا و ماویٰ دیارِ ہند میں اب	نہیں ہے آپ کے در کے سوا غریبِ نواز
مثالِ طور ہے روضہ کی دلکشی واللہ	خدا کا نور ہے جلوہ نما غریبِ نواز
اسی کے واسطے اعزازِ سرفرازی ہے	وہ سر جو آپ کے در پہ چھکا غریبِ نواز
یہاں وجودِ مسلمان ہے آپ کا ممنون	تمہیں سے دین کا ڈنکا بجا غریبِ نواز

کروڑوں دل ہوئے مسند حضور والا کی
 تمہارے نام کی نسبت ہے اک تئاسر و
 بڑے نصیب کی ہے اور بڑے کرم کی ہے
 تمہارے باب ہشتی کو ان سے نسبت ہے
 عجیب دیکھی بہار نماز جمعہ حضور
 قطب فرید نظام اور صاحب دیشاں
 دکھا دو آپ کے شاقب کو گنبد خضرا
 ہوئے جو نامہ بر مصطفیٰ غریب نواز
 یہی ہے مشعل راہ وفا غریب نواز
 تمہارا دامن نسبت ملا غریب نواز
 یہیں سے خلد کا ہے داخلہ غریب نواز
 تمہارا روضہ ہے کعبہ نما غریب نواز
 یہ سب کے سب ہیں تمہاری ضیا غریب نواز
 غلام آپ کا ہے بے نوا غریب نواز

حق حق حق

منقبت حضور عربی نواز رضی اللہ عنہ

فروغ چہرہ بدر الدجی غریب نواز	شعاع حضرت شمس الضحا غریب نواز
کمال حضرت مشکل کشا غریب نواز	میلن حضرت غوث الوری غریب نواز
ہیں آپ نائب عثمان ہر دنی خواجہ	گر وہ چشت کے ہیں شیوا غریب نواز
نبیؐ ہیں آپ کے جنت بھی آپ کی سرکار	ہزاروں دل کا ہیں اک مدعا غریب نواز
خدا کے پاس رسائی ہے آپ کی ممنون	ہو عارفوں کے تم ہی رہنما غریب نواز
تمہارے فیض پہ اسلام ناز کرتا ہے	یہ پس ہے آپ ہیں اس کی ضیا غریب نواز
غریب ہو کے ہمیں فخر ہے مقدر پر	صہارا ہند میں ہیں آسرا غریب نواز
تمہاری چشم کرم نے مجھے نواز دیا	اٹھلے جب بھی یہ دست دعا غریب نواز
ہر اک مقام پہ ثاقب کا سرفراز رہا	تمہارے در پہ یہ جب جھکا غریب نواز

حق حق حق

سلام بخجوز غریب نواز رضی اللہ عنہ

خواجہ خواجہ کجاں تم یہ لاکھوں سلام
آفتاب رسالت کی ہواک کرن
تم نے پھیلائی اسلام کی روشنی
رونقِ روضہ پاک ہے دل نشیں
آپ کے در سے پاتے ہیں شاہ و گدا
ہم کو اذنِ حضوری عطا کر دیا
ہم غریبوں کے سرکارِ خواجہ بہ پیا
نازم کو غلامی کی نسبت پہ ہے
ہم غلامِ غلامانِ سرکار ہیں
آپ کے در سے دولت ملے گی ہمیں
بھیک ثاقب کو چشمِ کرم کی ملے

فخر بہت دوستاں تم یہ لاکھوں سلام
نازشِ مارفاں تم یہ لاکھوں سلام
دین کے پاسباں تم یہ لاکھوں سلام
مثلِ قیصر جہاں تم یہ لاکھوں سلام
فیضِ ہر دو جہاں تم یہ لاکھوں سلام
کتے ہو بہرِ باں تم یہ لاکھوں سلام
حائے بے کساں تم یہ لاکھوں سلام
خُروانس و جیاں تم یہ لاکھوں سلام
تم ہمارے میاں تم یہ لاکھوں سلام
بات ہے بے گماں تم یہ لاکھوں سلام
محسنِ قلب و جہاں تم یہ لاکھوں سلام

شہر میں کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ انوار مصطفیٰ . شادی خانہ عشرت محل روڈ مغلیہ پورہ حیدر آباد
 مکتبہ القلم عقب مسجد چوک حیدر آباد اے پی
 مدرستہ الزہراء العربیہ پانی کی ٹانگی مغلیہ پورہ حیدر آباد
 مجلس اشاعت علم جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدر آباد
 حضرت مولانا غلام نبی شاہ صاحب خطیب سب سٹی پورہ گنگسوی سکندر آباد
 جناب مولوی عبدالشکور صاحب ایڈوکیٹ صدر انتظامی کمیٹی جامع مسجد سکندر آباد
 درگاہ شریف حضرت امرا اللہ صاحب رضوی المدنی رحمۃ اللہ علیہ تالاب کٹہ مغلیہ پورہ حیدر آباد
 مدرسہ غفلت الاسلام کوکہ ٹیجی حسینی علم حیدر آباد اے پی
 اسٹوڈنٹس بک ہاؤس چارمینار حیدر آباد اے پی
 سنجر کلیٹک پرانی حویلی دبیر پورہ روڈ حیدر آباد اے پی
 کتب فروش درگاہ شریف حضرت یوسف شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اناسیلی حیدر آباد
 جناب حبیب حسین بن حیدر الجیلانی ۱۸۰۱۰۱۰۲ بارکس حیدر آباد
 مجلس فیضان انوار شاہ گنج حیدر آباد

اضلاع میں ملنے کے پتے

مدرسہ عرفان العلوم مسجد عرفان نر د پٹرول پمپ سر پور کاغذ نگر ضلع عادل آباد
 مدرسہ جلیبیہ رحمت العلوم رحمت آباد شریف اے یس پیٹا ضلع نیلور
 ڈائمنڈ لائٹ سنٹر بودھن روڈ نظام آباد [آندھرا پردیش]
 بیرون ریاست ملنے کے پتے
 حضرت سید شاہ نعیم حسن صاحب چشتی بھمن توسط فضیلت مآب پروین سید شاہ مظہر حسین صاحب چشتی
 گدی نشین چاہ ارہٹ درگاہ جمیر شریف
 ماہنامہ عزیز کلیر بیان کلیر شریف زوکی ضلع سہارنپور یو پی
 حضرت سجادہ نشین درگاہ حضور محمد زمندان پیر صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ ردولی شریف ضلع بارہ بنکی یو پی

○ حضرت سجادہ نشین درگاہ حضور قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ گنگو شریف یوپی
○ جناب حکیم معروف حسن صاحب صابری خاندانی دواخانہ محلہ شترخانہ قدیم راسپور یوپی

اسماء گرامی پیشگی خریدارانِ شانِ غریب نوازؒ

- جناب الحاج محمد محی الدین صاحب نقشبندی وقادری المعروف پاشا میاں عامل
○ احاطہ موسیٰ قادری رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد
- جناب الحاج غلام جیلانی صاحب پروپرائٹرز ونگس ٹراولنگ گڈس سنٹر عابد روڈ حیدر آباد
- جناب الحاج مرزا منور علی بیگ صاحب سینئر ایڈوکیٹ آندھرا پردیش ہائیکورٹ
- جناب الحاج محی الملت سید حلیف علی صاحب ایڈوکیٹ صدر میلاد کیٹی حیدر آباد
- جناب الحاج محمد نظام الدین احسن قادری صاحب بیت المفتاح مہدی پٹیم حیدر آباد
- جناب محمد ادریس علی خاں صاحب مظہری نئی روڈ چو محلہ شاہ علی بندہ حیدر آباد
- جناب الحاج محمود احمد صاحب المعروف شریف بھائی صاحب مالک پریسڈنٹ ہوٹل حیدر آباد
- جناب محمد حلیف سیٹھ صاحب تاجر پارچہ محمد ریاض اینڈ کپین مدینہ بازار حیدر آباد
- جناب پروپرائٹرز برکت اللہ سک فیبرکس عینا رمارکٹ رکاب گنج فون نمبر 527176
- جناب شیخ احمد صاحب تاجر پارچہ مدینہ بازار پتھر گٹھی حیدر آباد
- شمع شو کپین پتھر گٹھی وبرانچ درگاہ یوسفین نامپلی حیدر آباد
- جناب محبوب پاشا اینڈ اقبال بھائی کپنی حیدر آباد
- جناب مولوی افضل محی الدین صاحب قادری و نقشبندی سلیم نگر کالونی حیدر آباد
- جناب سید شاہ امیر الحق صاحب قادری النور انٹرنیٹ پراٹرفلک نما حیدر آباد
- رفیق برادر س شومرینٹ ہائیکورٹ روڈ حیدر آباد فون 525804
- جناب میر مقصود علی صاحب ہاشمی پنجر مدینہ آکشن ہال حیدر آباد
- جناب سید یوسف صاحب اینڈ سن تاجر ٹاٹ پتری مدینہ بلڈنگ حیدر آباد

جناب الحاج محمد محبوب صاحب مالک مدینہ آکشن ہال پتھر ٹھی حیدر آباد
 جناب الحاج ابراہیم موسیٰ سیٹھ مالک جے موسیٰ آکشن ہال حیدر آباد
 جناب عبدالشکور صاحب مالک غفور اینڈ سن آکشنز چھتہ بازار حیدر آباد
 جناب محمد مختار الدین صاحب صابری تاجر سوپر اسٹیل نظام آباد
 جناب فضل الرحمن صاحب صابری ڈائمنڈ لائٹ اسٹور نظام آباد بودھن روڈ
 جناب محمد اسماعیل صاحب صابری لائٹ مرچنٹ بودھن روڈ نظام آباد
 جناب سید نور اللہ حسینی صاحب صابری مستاجر جنگلات سمبھی راویٹ ضلع کریم نگر
 جناب الحاج محی الملت مولوی سید حنیف علی صاحب ایڈوکیٹ صدر میلاد کی چھتہ بازار حیدر آباد
 جناب الحاج محمد عبدالنعم دکی صاحب محترمہ کل ہند مرکزی میلاد کیٹی حیدر آباد
 محترمہ عطیہ سلطانہ بی اے بی بی ایڈوکیٹ عقب پیر کاش ٹائیز آغا پورہ
 جناب عارف حسن صاحب مالک سنٹ فیکٹری لال ٹیکسٹری حیدر آباد
 جناب حامد حسین صاحب مستاجر لال ٹیکسٹری حیدر آباد
 جناب مولوی محمد نضر الدین صاحب ملک پیٹ حیدر آباد
 جناب ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب پولٹری اسپیشلسٹ سلیم نگر کالونی حیدر آباد
 جناب محمد عارف محی الدین صاحب سلیم نگر کالونی حیدر آباد
 جناب مولوی سید احمد محی الدین صاحب المعروف جعفر قادری وحشتی سنتوش نگر حیدر آباد
 جی جی سیلاینگ کمپنی آصف نگر حیدر آباد
 جناب شیخ علیدین عثمان العمودی مالک مکتبہ القلم عقب مسجد چوک حیدر آباد
 جناب اسد اللہ خان صاحب ٹراولنگ گڈس سکندر آباد
 جناب سید سجاد صاحب کنویر رجسٹرڈ تنظیم کل ہند مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد
 جناب الحاج نجم الدین صاحب تاجر جیم امیر آباد حیدر آباد
 مسکین ہوٹل مدینہ بلڈنگ حیدر آباد